دینی تعلیم کا رسالہ
جدید ایڈیشن
دینی تعلیم کا رسالہ
ادارہ فیضانِ حضرت گنگوہی رح
نمبر 2
مصنف
حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب سابق ناظم، جمعیۃ علماء ہند
منظور کردہ
مرکزی دینی تعلیمی بورڈ، جمعیۃ علماء ہند
الجمعیۃ بکڈپو
گلی قاسم جان، بلیماران، دہلی-٦

دینی تعلیم کا رسالہ

(نظر ثانی شدہ جدید ایڈیشن)

حصہ دوم

مرتبہ:

حضرت مولانا سید محمد میاں صاحبؒ سابق ناظم جمعیۃ علماء ہند

منظور کردہ:

مرکزی دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ہند

ناشر:

الجمعیۃ بک ڈپو، گلی قاسم جان، دہلی-۶

نام کتاب : دینی تعلیم کا رسالہ (حصہ دوم)
مرتبہ : حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب" سابق ناظم جمعیۃ علماء ہند
منظور کردہ : مرکزی دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ہند
صفحات : ۸۰
اشاعت جدید : مئی ۲۰۱۳ء
قیمت : ، پیسہ

ناشر:

الجمعیۃ بک ڈپو، جمعیۃ بلڈنگ گلی قاسم جان دہلی-٦

AL Jamiat Book Depot
1502, Jamiat Building
Qasimjan Street Delhi-6
Ph: 011-23958865/23968865

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ (طبع جدید)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد!

ہندوستان جیسے جمہوری اور سیکولر ملک میں ملت اسلامیہ کے لیے سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ ان کی آنے والی نسلیں دین پر کیسے ثابت قدم رہیں؟ اور صحیح دینی عقائد ان کے ذہن و دماغ میں کیسے راسخ کیے جائیں؟ اس لیے کہ ملک کا تعلیمی نظام یا تو بے دینی پر مبنی ہے یا اس پر غیر اسلامی تہذیب و تمدن کا غلبہ ہے۔ اس تعلیمی نظام سے وابستہ ہونے والے بچوں کے دینی مستقبل کی فکر کرنا نہ صرف تمام مسلمان والدین کی اولین ذمہ داری ہے؛ بلکہ ملت کی خدمت میں مشغول سبھی دینی تنظیموں اور اداروں کا اولین مشن بھی یہی ہے۔

اور اس مقصد کی تکمیل کا راستہ صرف اور صرف یہ ہے کہ جا بجا مکاتب قائم ہوں اور مسلم اسکولوں میں ایسا نصاب رائج ہو، جسے پڑھ کر بچہ کی ذہنی نشو و نما دینی نہج پر ہو سکے اور اس کا مزاج دینی بنایا جا سکے۔

جمعیۃ علماء ہند جو ملت کی خدمت میں مشغول سب سے قدیم اور نمائندہ جماعت ہے، اس نے اس ضرورت کو شروع ہی سے محسوس کیا اور باقاعدہ مرکزی دینی تعلیمی بورڈ قائم کر کے جا بجا مکاتب کے قیام کی تحریک چلائی، اور ساتھ میں ضروری دینی معلومات پر مشتمل آسان نصاب مرتب کر دیا، جو نہایت مقبول ہوا۔ سید الملت حضرت مولانا سید محمد میاں

صاحبؒ کا مرتب فرمودہ ''دینی تعلیم کا رسالہ'' اور حضرت مولانا مقبول احمد صاحب سیوہارویؒ کا مرتب کردہ ''لڑکیوں کا تعلیمی کورس'' اپنی افادیت کے اعتبار سے بے نظیر ہے، ان رسالوں کی تعلیم سے بچہ کا ذہن خالص دینی بن جاتا ہے اور ضروری دینی عقائد ذہن میں پختہ ہو جاتے ہیں۔

جمعیۃ علماء ہند کے ۲۹ رویں اجلاس عام (منعقدہ: ۲۰۰۹ء بمقام حیدر آباد، زیر صدارت: امیر الہند، حضرت مولانا قاری سید محمد عثمان صاحب منصور پوری مدظلہ صدر جمعیۃ علماء ہند) میں جب ''دینی تعلیمی بورڈ'' کی تشکیل جدید ہوئی، تو یہ بھی طے کیا گیا کہ مروجہ نصاب پر نظر ثانی کر کے اسے نئے انداز پر شائع کیا جائے، چناں چہ اسی تجویز کی تعمیل میں ''دینی تعلیم کا رسالہ'' نئی کمپیوٹر کتابت پر شائع کیا جا رہا ہے؛ کیوں کہ اب عام طور پر بچوں کو اردو کے الفاظ سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے، اس لیے ہر سبق میں کچھ مشکل الفاظ کے معنی لکھ دیے گئے ہیں، اور کہیں کہیں درمیان میں بھی الفاظ میں ردو بدل ناگزیر سمجھا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں مکرمی جناب مولانا محمد جمال صاحب فیض آبادی نگراں مکاتب دینی تعلیمی بورڈ نے بہت تعاون کیا جو قابل قدر ہے۔ امید ہے کہ اب اس رسالہ کا افادہ مزید عام ہوگا، اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائیں، آمین۔ فقط والسلام

احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ
خادم مرکزی دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ہند
۱۴۳۳/۳/۲۴ھ

معلمین حضرات کے لیے چند ہدایات

○ دینی تعلیم کی کامیابی کے لیے بنیادی شرط معلمین حضرات کی دل چسپی، جذبہ اور لگن ہے۔ جو بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کو دینی تعلیم و تربیت سے مانوس کریں، حکمت عملی اور شفقت سے کام لیں، اور طلبہ کو زیادہ مار پیٹ سے گریز کریں۔

○ معلمین حضرات کو یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیے کہ درجہ پنجم (پرائمری) کی تعلیم مکمل کرنے میں بچے کے ۶/سال سے زیادہ صرف نہ ہوں، بچہ کے ساتھ ہماری خیرخواہی بھی یہی ہے کہ ہم پوری لگن اور دل چسپی سے اس کو اس طرح تعلیم دیں کہ اس کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو، اور تھوڑے سے وقت میں زیادہ تعلیم ہو جائے۔

○ معلمین حضرات کا فرض ہے کہ وہ دینی تعلیمی تحریک کے چلانے میں انتہائی ہوش مندی، مزاج شناسی، اور بیدار مغزی سے کام لیں۔ بالخصوص دیہات کے عام آدمی تعلیم کی قدر و قیمت نہیں پہچانتے؛ اس لیے ان کو اور ان کے بچوں کو تعلیم سے مانوس کرنے میں بہت زیادہ سلیقہ، تدبیر اور تحمل کی ضرورت ہے۔

○ حضرات معلمین اپنے اپنے مکاتب میں دو طرح کے رجسٹر ضرور رکھیں. (۱) حاضری رجسٹر (۲) داخلہ رجسٹر۔ اور ان دونوں رجسٹروں کی صحیح طریقہ سے مکمل خانہ پوری کی جائے۔

○ تعلیمی اوقات کی پابندی خود کریں، نیز طلبہ اور ان کے سرپرستوں میں یہ ماحول بنانے کی کوشش کریں کہ طلبہ از خود وقت مقررہ پر مکتب آجایا کریں۔

○ بہتر ہے کہ جماعت بندی کر کے طلبہ کو پڑھائیں۔ اور ایک جماعت میں ۲۰ر طلبہ سے زیادہ نہ رکھے جائیں۔

○ تختۂ سیاہ ہر مکتب میں لازمی طور پر ہو، ابتدائی طلبہ کو حروف شناسی تختۂ سیاہ پر ہی کرائیں، اور اردو کے طلبہ کو املاء کی مشق کرائیں، اور اس کتاب میں ہر سبق کے شروع میں جو حروف اور معانی لکھے گئے ہیں، انھیں تختۂ سیاہ پر لکھوا کر یاد کرائیں۔

○ اسباق کو مکمل کرائیں اور جس کتاب کے پڑھانے کا جو وقت متعین کیا گیا ہے اس میں اس کتاب کے متعینہ سبق کو ضرور پورا کرائیں، نیز طلبہ کی ذہانت و فطانت اور ان کی رعایت کی وجہ سے متعینہ وقت کو آگے پیچھے کر سکتے ہیں؛ لیکن بچوں کا وقت ہرگز فضول ضائع نہ ہونے دیں۔

○ کتاب کے اندر ہر سبق کی یومیہ مقدار متعین کر دی گئی ہے؛ اس لیے یومیہ سبق کو پڑھانے کے بعد سبق کے اخیر میں نشان ☑ لگائیں اور سبق پورا ہونے پر مع تاریخ دستخط کریں۔

○ تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کی تربیت کا خصوصی خیال رکھیں۔

○☆○

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبق: ا

الحمد للہ و کفیٰ و سلام علی عبادہ

الذین اصطفیٰ، اما بعد:

اللہ

۱
الفاظ و معانی: قدرت: (طاقت، قوت، شان الٰہی) انصاف: (عدل، فیصلہ) رب: (پالنے والا، مالک) لائق: (قابل، مناسب، موزوں) بادشاہ: (مالک، حاکم) محتاج: (ضرورت مند) غنی: (جو دوسروں کا محتاج نہ ہو، دولت مند)

تم کو کس نے پیدا کیا؟

ہمیں اللہ نے پیدا کیا!

ہمارے ماں باپ کو اللہ نے پیدا کیا۔ یہ زمین، آسمان، چاند، سورج، سب کو اللہ نے پیدا کیا۔ اللہ بہت بڑا مہربان ہے۔

۲۰ اللہ نے ہمارے ماں باپ پیدا کیے، جو ہمیں محبت سے پالتے ہیں۔ اس نے ہمیں دو آنکھیں بخشیں، جن سے ہم دیکھتے ہیں۔ اس نے ہمیں کان دیئے، جن سے ہم سنتے ہیں۔ اس نے بولنے کے لیے زبان بنائی، سونگھنے کے لیے ناک دی۔

اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہیں۔ اس نے ہمارے کھانے کے لیے غلّہ پیدا کیا، سانس لینے کے لئے ہوا بنائی۔

۲۱ جب ہمیں پیاس لگتی ہے تو ہم پانی پیتے ہیں، پانی سے پیاس بجھ جاتی ہے، دل خوش ہوتا ہے، بدن میں جان آجاتی ہے۔

یہ پانی کس نے پیدا کیا؟

پانی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔

اللہ تعالیٰ ہم پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہے۔ اللہ ایک ہے، پاک، بے عیب ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں، سب اس کے محتاج ہیں، اللہ ایک ہے، اس کا کوئی ساجھی نہیں، وہ بڑا قدرت والا ہے، بڑا مہربان ہے اور بڑا انصاف کرنے والا ہے۔

سبق اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، کوئی اس کو روک نہیں سکتا، کوئی اس کو ٹوک نہیں سکتا۔ وہ ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گا۔ وہی تعریف کے لائق ہے۔ وہی سب کا رب (پالنے والا) ہے۔ وہی سب کو روزی دیتا ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ ہر ایک کی سنتا ہے، وہ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے۔ وہ ہمارا مالک ہے۔ وہ ہر چیز کا مالک ہے۔ وہ سارے جہاں کا بادشاہ ہے۔

سبق کی تعلیمی مدت ۴ر یوم	۱ / ۲	۳ / ۴	وقت ۲۰ر منٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

Scanned by CamScanner

سبق:۲ نظم

الفاظ و معانی: صدا: (آواز، پکار) دعا: (اللہ سے مانگنا) التجاء: (گذارش، درخواست) دُکھ سکھ: (رنج و راحت، خوشی اور غم) آسرا: (سہارا، بھروسہ) توقع: (امید) ساجھی: (حصہ دار، شریک)

ہے شکر تیرا، اے خدا! تو نے ہمیں پیدا کیا

تو پاک ہے ہر عیب سے ساجھی نہیں کوئی ترا

تو ہر جگہ موجود ہے سب سے مِلا سب سے جُدا

انسان ہو یا چیونٹی سنتا ہے تو سب کی صدا

۱ دکھ سکھ تری مٹھی میں ہے جو جس کے لائق تھا دیا

ہر اک ترا محتاج ہے سب کو ہے ترا آسرا

اپنی بھلائی کے لیے تجھ سے نہ مانگیں کیوں دعا

(اتالیق)

سوالات

- ہم سب کس کے محتاج ہیں؟
- سب سے بڑا انصاف کرنے والا کون ہے؟
- وہ کون ہے جو سب کی سنتا ہے؟
- اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ کب سے ہیں اور کب تک رہیں گے؟

سبق کی تعلیمی مدت ۲ ریوم	۵	۶	وقت ۲۰ رمنٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق: ۳

نبی اور رسول

الفاظ و معانی: احسان (نیکی، بھلائی، مہربانی) مرضی: خواہش، پسندیدگی، خوشنودی) پریم: (پیار، محبت، الفت، دوستی) حق: (سچائی، انصاف) خاطر: (واسطے) نام نامی: (وہ نام جو مشہور ہو) فرق: (جدائی، فاصلہ) کتر بیونت: (کانٹ، چھانٹ، ہُو ردبُرد، کمی بیشی) کُڑھنا: (رنجیدہ ہونا، دل دکھنا)

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے پاک بندوں کو بھیجا، تاکہ ہمیں اچھی باتیں بتائیں، جن سے ہماری دنیا بھی درست ہو، اور آخرت بھی درست ہو، ایسے پاک بندوں کو نبی کہتے ہیں۔ نبی خدا کا نیک بندہ ہوتا ہے، وہ سب کے ساتھ نیکی کرتا ہے، وہ کبھی گناہ نہیں کرتا، وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ نبی خدا کا حکم بندوں تک پہنچاتا ہے۔ خدا کی مرضی بندوں کو بتاتا ہے۔ نبی خدا کے کسی حکم کو نہیں چھپاتا۔ نبی خدا کے کسی حکم میں کتر بیونت نہیں کرتا۔

۱ نبی کے دل میں تمام انسانوں کی بھلائی کا درد ہوتا ہے، انسانوں کی برائی سے نبی کا دل دُکھتا ہے، اس کا من کُڑھتا ہے، نبی سارے آدمیوں کو اپنی اولاد کی طرح دیکھتا ہے، سب کی بھلائی چاہتا ہے، جیسے

مہربان باپ چاہتا ہے کہ اس کی اولاد پیار محبت سے رہے۔ دین اور دنیا میں ترقی کرے، ایسے ہی نبی چاہتا ہے کہ سارے انسان آپس میں پریم سے رہیں، وہ دنیا میں بھی ترقی کریں اور آخرت میں بھی ان کو آرام ملے، اوران کے درجے بلند ہوں۔

۹ اللہ نے بہت سے نبی بھیجے۔

☆ حضرت آدم علیہ السلام سچے نبی تھے۔
☆ حضرت نوح علیہ السلام سچے نبی تھے۔
☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام سچے نبی تھے۔
☆ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سچے نبی تھے۔

اور بہت سے نبی آئے، سب نے اللہ کے حکم پہنچائے، سب نے اللہ کی مرضی بتائی، سب نے سچی باتیں بتائیں، سب نے اچھی باتیں بتائیں، دین کی خاطر تکلیفیں اٹھائیں، اللہ کی خاطر مصیبتیں جھیلیں۔ مارے گئے، ستائے گئے، گھروں سے نکالے گئے، سچی بات کہنا، حق کی خاطر مرنا، اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرنا، یہی باتیں سب کو

سکھاتے رہے، یہی باتیں کر کے دکھاتے رہے۔

۱۰ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام آئے، سب سے آخر میں ہمارے نبی ﷺ آئے۔ سارے آدمی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں سارے مسلمان ہمارے نبی ﷺ کی امت ہیں۔ ہمارے نبی ﷺ کا مرتبہ سب نبیوں میں بڑا ہے، ہمارے نبی ﷺ صاحب کا نامِ نامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔

سارے نبیوں پر درود بھیجو!

سارے نبیوں پر سلام بھیجو!

جب کسی کا نام لیا جائے تو تم کہو "علیہ السلام" (ان پر سلام ہو)

جب ہمارے نبی کا نام لیا جائے تو کہو: "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ (ان پر اللہ کی رحمتیں اور سلام ہو)۔

۱۱

سوالات:

- نبی کسے کہتے ہیں؟
- نبی کیا چاہتے ہیں؟
- نبی کیوں آتے ہیں؟
- نبیوں نے کیا سکھایا؟
- آخری نبی کون ہیں؟
- نبیوں نے کیا کر کے دکھایا؟
- مسلمان کس کے امتی ہیں؟
- سارے آدمی کس کی اولاد ہیں؟
- علیہ السلام کے کیا معنی ہیں، اور کب کہا جاتا ہے؟

سبق کی تعلیمی مدت ۵ / یوم	۷ / ۸	۹	۱۰ / ۱۱	وقت ۲۰ / منٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق: ۴

ماجد اور ساجد

۱۲ ماجد اور ساجد دو ساتھی تھے، دونوں مدرسہ جا رہے تھے، ماجد کے ہاتھ میں کتاب تھی، ساجد کی کتاب بستہ میں تھی۔

ماجد نے پوچھا! بتاؤ رسول کسے کہتے ہیں؟

ساجد: رسول کا مطلب میں نہیں جانتا۔

ماجد: تم نے کل کیا پڑھا تھا؟

۱۳ ساجد: کل میں نے نبی کا بیان پڑھا تھا۔

ماجد: نبی کو رسول بھی کہتے ہیں۔

ساجد: نبی اور رسول کا بالکل ایک ہی مطلب ہے یا کچھ فرق بھی ہے؟

ماجد: نبی اور رسول میں تھوڑا سا فرق ہے، تم یہ سمجھو کہ رسول کا مرتبہ نبی سے بڑھا ہوا ہے۔

ساجد: حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) رسول ہیں یا نبی؟

ماجد: یہ رسول بھی ہیں اور نبی بھی۔

سبق کی تعلیمی مدت ۲ ریوم	۱۲	۱۳		وقت ۲۰ رمنٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق:۵

مسلمان ہونے کا مطلب

۱۴

الفاظ و معانی: محنتی: (محنت کرنے والا) شوق: (شوق کسی مقصد کو حاصل کرنے کی تڑپ) آموختہ: (پچھلا سبق) مذہب: (عقیدہ، زندگی گزارنے کا طریقہ) بندگی: (عبادت، پرستش) صحیح: حق

ماجد اور ساجد دونوں محنتی لڑکے ہیں، سبق خود نکال لیتے ہیں، سمجھ کر پڑھتے ہیں، سوق سے یاد کرتے ہیں، ایک دوسرے کو آموختہ سناتے ہیں، ایک سوال کرتا ہے دوسرا جواب دیتا ہے۔ آج ماجد نے آموختہ سناتے ہوئے پڑھا ”سارے مسلمان ہمارے نبی کی امت ہیں“۔

ساجد نے پوچھا: مسلمان کسے کہتے ہیں؟

ماجد: ہم مسلمان ہیں۔

۱۵ ساجد: یہ ٹھیک ہے ہم مسلمان ہیں ہمارے ماں باپ بھی مسلمان ہیں، مگر مسلمان ہونے کا مطلب کیا ہے؟

ماجد کو مسلمان ہونے کا مطلب یاد نہیں تھا، دونوں نے اپنے استاذ صاحب سے پوچھا۔

سوال: مسلمان کسے کہتے ہیں؟ اور مسلمان ہونے کا مطلب کیا ہے؟

استاذ نے جواب دیا: مسلمان وہ ہے جس کا مذہب اسلام ہو، اور مسلمان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دل سے مانے اور زبان سے اقرار کرے کہ اسلام سچا مذہب ہے؛ جو کچھ اسلام سکھاتا ہے سب درست ہے اور اس پر عمل کرے۔

۱۱ ماجد: حضرت! اسلام کیا سکھاتا ہے؟

استاذ: اسلام یہ سکھاتا ہے کہ اللہ ایک ہے، وہی بندگی کے لائق ہے، سارے نبی سچے ہیں، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خدا تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ قرآن شریف خدا کی کتاب ہے؛ جو کچھ قرآن شریف میں ہے، سب صحیح اور درست ہے۔

سوالات:

- مسلمانوں کا مذہب کیا ہے؟
- مسلمان کسے کہتے ہیں؟
- مسلمان ہونے کا کیا مطلب کیا ہے؟
- اسلام کیا سکھاتا ہے؟
- قرآن شریف کیا ہے؟

سبق کی تعلیمی مدت ۲ ریوم	۱۴ / ۱۵	۱۶ / ۱۷	وقت ۲۰ رمنٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق:٦

کلمۂ طیبہ اور کلمۂ شہادت

۱۸

الفاظ ومعانی: لفظ (بات) طیبہ: (پاک) توحید: (اللہ کو ایک جاننا) اقرار: (عہد و پیمان، وعدہ کرنا) مدار: (انحصار) قیام: (ٹھراؤ، جس پر کوئی بات موقوف ہو، ٹھہری ہو) بھینٹ چڑھ جانا: چڑھاوا چڑھانا، قربانی دینا) تختۂ سیاہ: (بلیک بورڈ، لکڑی کا وہ سیاہ چوکور ٹکڑا جس پر چاک وغیرہ سے لکھتے ہیں)۔

آج ماجد اور ساجد مدرسہ پہنچے تو ایک نئی بات دیکھی، مدرسہ میں ایک تختۂ سیاہ پر لکھا ہوا تھا:

کلمۂ طیبہ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْ لُ اللّٰهِ.

جب سبق شروع ہوا، استاذ صاحب نے فرمایا: پڑھو! تختۂ ساہ پر کیا لکھا ہوا ہے؟

ماجد اور ساجد پہلے درجہ میں کلمۂ طیبہ یاد کر چکے تھے، انھوں نے فوراً پڑھ دیا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْ لُ اللّٰهِ.

۱۹

استاذ: اس کلمہ کا کیا نام ہے؟

ماجد نے بتایا کلمۂ طیبہ۔

ساجد نے کہا: کلمۂ توحید۔

ایک اور لڑکے نے کہا کلمۂ اسلام

تینوں لڑکوں کے جواب الگ الگ تھے، ہر ایک کو خیال ہوا

کس کا جواب ٹھیک ہوگا؟

استاذ صاحب نے فرمایا: ہر ایک کا جواب ٹھیک ہے، اس کو "کلمہ طیبہ" بھی کہتے ہیں؛ کیوں کہ پاک بات ہے بڑا اچھا کلمہ ہے۔

اس کو "کلمۂ توحید" بھی کہتے ہیں؛ کیونکہ اس میں اللہ کے ایک ہونے کا اقرار ہے اور اس کلمہ کو "کلمۂ اسلام" بھی کہتے ہیں؛ کیوں کہ اسلام کا مدار اس کلمہ پر ہے۔

استاذ: بتاؤ اس کلمہ کا کیا مطلب ہے؟

ماجد: مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

استاذ: بتاؤ عبادت کا کیا مطلب ہے؟

۲۰ بچوں نے جواب دیا: پوجا کرنا، پوجنا، کسی کو بڑا مان کر اس کے سامنے ماتھا زمین پر رکھنا، اس کے نام کی نماز پڑھنا، اس کے لئے بھینٹ چڑھانا۔

سوالات:

○ کلمہ اور طیبہ کے الگ الگ معنی بتاؤ؟

○ توحید کے معنی بتاؤ؟ ○ کلمۂ اسلام کیا ہے؟

سبق کی تعلیمی مدت ۲؍یوم	۱۸	۱۹ ۲۰	وقت ۲۰؍منٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق: ۷

کلمۂ شہادت

سنیچر کا دن ہے، کل جمعہ کی چھٹی تھی، آج ماجد اور ساجد صبح صبح اٹھے، منہ ہاتھ دھویا، مکتب کو چل دیئے۔

دونوں کلمۂ طیبہ یاد کرتے جارہے تھے۔

اس کا مطلب ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے، جب مکتب میں پہنچے تو دیکھا استاذ صاحب نے تختۂ سیاہ پر لکھا تھا:

اَشْھَدُ	میں گواہی دیا ہوں
اَنْ	کہ
لَّا	نہیں ہے
اِلٰهَ	کوئی عبادت کے لائق
اِلَّا اللّٰهُ	سوائے اللہ کے
وَ اَشْھَدُ اَنَّ	اور گواہی دیتا ہوں میں کہ
مُحَمَّدًا	حضرت محمد ﷺ
عَبْدُهٗ	اللہ کے بندے
وَ رَسُوْلُهٗ	اور اس کے رسول ہیں

دونوں نے اسے اخیر تک پڑھ ڈالا۔

۲۲ جب سبق شروع ہونے کا وقت آیا، استاذ صاحب نے فرمایا:
بچو! تختۂ سیاہ کو دیکھو! جو لکھا ہے اس کو یاد کرلو اسے دل میں خوب جمالو۔
یہ "اسلام" کی بنیاد ہے، بچوں نے تختۂ سیاہ کو دیکھا اس پر لکھا تھا۔

کلمۂ شہادت

اَشْھَدُ	اَنْ	لَا اِلٰهَ	اِلَّا اللّٰهُ
میں گواہی دیا ہوں	کہ	نہیں ہے کوئی جس کی عبادت کی جائے	سوائے اللہ کے

وَ اَشْھَدُ	اَنَّ	مُحَمَّدًا	عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اور گواہی دیتا ہوں	کہ	محمدؐ	اللہ کے بندے اور رسول ہیں

۲۳ ماجد نے دریافت کیا: مولانا! گواہی دینے کا کیا مطلب ہے؟
گواہی تو کچہری میں کسی حاکم کے سامنے دی جاتی ہے۔

استاذ صاحب: تمہارا سوال ٹھیک ہے، اچھی بات پوچھی۔ بے شک گواہی ایسے ہی موقع پر دی جاتی ہے، مگر یہ تو بتاؤ! اگر تم سے کسی چیز کی گواہی دینے کو کہا جائے تو تم کب گواہی دو گے؟

ماجد: حضرت میں تو اس وقت گواہی دوں گا؛ جب اس چیز کو میں نے خود دیکھا ہو، یا اگر سننے کی بات ہو تو اس کو خود بولنے والے کی زبان سے، اپنے کانوں سے سنا ہو۔

۲۴ استاذ: ٹھیک ہے گواہی اس چیز کی دی جاتی ہے؛ جس کو پورا یقین ہو یا اپنے کانوں سے سنا ہو۔ بس اب سمجھ لو! کلمہ شہادت کا مطلب یہ ہے کہ تم اللہ کے ایک ہونے کا اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے کا اقرار اس یقین کے ساتھ کرتے ہو کہ گویا تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے؛ کہ عبادت کے لائق صرف ایک اللہ ہے اور کوئی نہیں، اور گویا تم نے آنکھوں سے دیکھ لیا؛ کہ اس ایک اللہ تعالیٰ نے تمہارے سامنے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا۔ اس پکّے یقین کو ظاہر کرنے کے لئے "اَشْهَدُ" کہا جاتا ہے۔

۲۵ سوالات

- کلمۂ شہادت کیا ہے؟
- اس کلمہ کو کلمۂ شہادت کیوں کہتے ہیں؟
- اَشْھَد کا مطلب کیا ہے؟
- گواہی کس چیز کی دی جاتی ہیں؟
- سنی سنائی بات کی (جس کو نہ اپنے کانوں سے سنا ہو نہ دیکھا ہو) گواہی دی جاسکتی ہے یا نہیں؟

کلمۂ شہادت میں گواہی کا مطلب کیا ہے؟

سبق کی تعلیمی مدت ۵ / یوم	۲۱ ۲۲	۲۳	۲۴ ۲۵	وقت ۲۰ / منٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق: ۸

ماجد و ساجد کا ایک سوال

۲۶

الفاظ و معانی: عصر: (ظہر اور مغرب کے بیچ میں پڑھی جانے والی نماز) مغرب: (عشاء اور عصر کے درمیان پڑھی جانے والی نماز) اذان: (نماز کے واسطے بلانے کے خاص کلمات) نماز: (اہل اسلام کی خاص عبادت) عرض: (گزارش) واقعہ: (گزری ہوئی کوئی بات) سبق: (نصیحت، تجربہ، عبرت، کتاب کا وہ حصہ جو شاگرد استاذ سے بطور درس ایک مرتبہ میں پڑھے) عمل: (تعمیل، معمول، عادت، کام) عزت: (آبرو، بزرگی، شان، عظمت)

عصر کے وقت چھٹی ہوگئی، ماجد اور ساجد اپنے گھر گئے جیسے ہی گھر پہنچے سب کو سلام کیا، اپنی کتاب الماری میں رکھی اور کھیلنے کی تیاری کرنے لگے۔

مغرب کی اذان ہوئی تو دونوں نے کھیلنا بند کر دیا، نماز کے لئے چلے گئے، نماز پڑھ کر مسجد سے گھر آئے، تو سبق یاد کرنا شروع کر دیا۔

۲۷ سبق یاد کرتے کرتے ماجد نے کہا: کلمہ شہادت کا مطلب تو یاد ہو گیا، یہ بھی معلوم ہو گیا کے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؛ لیکن یہ نہیں معلوم کے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کب پیدا ہوئے؟ آپ کی زندگی کے حالات کیا ہیں؟ اور آپؐ نے کیا بتایا ہے؟

ساجد: کل کو مولانا صاحب سے یہی دریافت کریں گے۔

۲۸

استاذ صاحب کا جواب

آج ماجد اور ساجد مکتب آئے، سبق سنایا، پھر حضرت استاذ صاحب سے عرض کیا:

مولانا! کل کلمۂ توحید اور کلمۂ شہادت میں محمدؐ رسول اللہ کا ذکر آیا ہے، اور ہم نے یہ اقرار کیا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے رسول ہیں؛ لیکن ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حالات معلوم نہیں، مہربانی فرما کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے کچھ حالات ہمیں بتایئے۔

استاذ صاحب اس سوال سے بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے فرمایا: بہت اچھا میں تمہیں حالات سناؤں گا؛ لیکن یہ ایک دو دن میں ختم نہیں ہوں گے، کئی دن لگیں گے، میں آپؐ کی پاک زندگی کا ایک ایک واقعہ تمہیں سناتا رہوں گا، تم یاد کرتے رہنا۔

۲۹ دیکھو! ہمارے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر ایک واقعہ عمل کرنے کے لئے ایک سبق ہے، تم ہر ایک واقعہ کو سن کر یہ غور کرنا کہ اس سے کیا سبق ملتا ہے۔

میں بھی تمہیں سمجھاتا رہوں گا کہ اس واقعہ سے یہ سبق ملتا ہے،

پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنا، آج ہمارے اندر خرابی یہی ہے کہ ہم کانوں سے سنتے ہیں، کتابوں میں پڑھتے ہیں؛ مگر عمل نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ "رسول اللہ کی زندگی عمل کا نمونہ ہے" آج اگر ہم اس پاک نمونہ پر عمل کریں؛ تو ہماری ساری خرابیاں اور کمزوریاں دور ہو جائیں، اور ہم دنیا میں بھی عزت سے رہیں، اور اللہ تعالیٰ کے یہاں بھی عزت ہو۔

۲۰ سوالات

- عصر کا وقت کب ہوتا ہے؟ مغرب کی اذان کب ہوتی ہے؟
- ماجد اور ساجد عصر کے بعد کیا کرتے تھے؟
- رسول اللہ کی پاک زندگی مسلمانوں کے لئے کیا ہے؟
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ہر ایک واقعہ کو پڑھ کر کیا کرنا چاہئے؟

سبق کی تعلیمی مدت ۵ ریوم	۲۶ / ۲۷	۲۸ / ۲۹	۳۰	وقت ۲۰ رمنٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق:۹

حضرت محمد مصطفیٰ[1] صلی اللہ علیہ وسلم

پیدائش خاندان وطن

الفاظ و معانی: پیدائش: (جنم، ولادت) خاندان: (قبیلہ، کنبہ) وطن: (پیدا ہونے اور رہنے کی جگہ، اپنا ملک) سیرت: (حالاتِ زندگی، عادت، خصلت) آقا: (مالک، سردار) تقریباً: (لگ بھگ، قریب قریب) مکہ: (ملک عرب کا ایک شہر) معظم: (واجب التعظیم، ادباً اور تعظیماً مکہ کے ساتھ معظمہ کا اضافہ کر دیا جاتا ہے) ماجد: (بزرگ) والد ماجد: (والد بزرگوار، ابا جان) محترمہ: قابلِ عزت قابلِ احترام، قابلِ عظمت) والدہ محترمہ: (قابلِ احترام ماں، امی جان) قحط: (خشک سالی، گرانی، مہنگائی) برکتیں: (نعمت کی زیادتی) نازل: (اترنے والا، نیچے آنے والا)

آج رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کرنے کا پہلا دن ہے۔

استاذ صاحب نے فرمایا: ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً پندرہ سو پچاسی برس پہلے مکہ معظمہ[1] میں پیدا ہوئے۔

---

[1] مکہ معظمہ۔ مکہ، قریش، کعبہ اور عام الفیل کے متعلق تیسرے درجہ کی کتاب میں تفصیل آئے گی (انشاء اللہ)۔ یہاں معلم صاحب بچوں کو زبانی سمجھا دیں کہ: مکہ "عرب" کا ایک شہر ہے، ملک عرب ہندوستان سے پچھم کی طرف (یعنی جس طرف

سورج چھپتا ہے) واقع ہے، مکہ شہر میں وہ مسجد ہے جس کو ”مسجد حرام“ کہتے ہیں، مسجد حرام کے بیچ میں کعبہ ہے جو ایک بڑے کمرہ کی شکل میں ہے، اس کمرہ کی لمبائی چوڑائی تقریباً پندرہ پندرہ گز ہے، اور اونچائی تقریباً پچیس گز۔ نماز کے وقت اسی کی طرف رخ کیا جاتا ہے اور حاجی جب حج کرتے ہیں تو اس کے گرد گھوما کرتے ہیں، کعبہ مکرمہ کے گرد اگر سات مرتبہ گھومنے کا نام طواف ہے، یہ بھی بتایا جائے کہ جس سال ہمارے آقائے نامدار، شاہِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیدائش ہوئی اس کو ”عام الفیل“ کہتے ہیں ”عام“ کے معنیٰ ”سال“ ہیں اور ”فیل“ ہاتھی کو کہتے ہیں، ”عام الفیل“ یعنی ہاتھیوں کا سال، وجہ تسمیہ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ربیع الاوّل کی ۹ رتاریخ تھی، پیر کا دن تھا، اور صبح کا سہانا وقت۔

والا ماجد کا نام ”عبداللہ“ تھا۔ اور والدہ ماجدہ کا نام ”آمنہ“ دادا صاحب کا نام ”عبدالمطلب“ تھا۔ آپ کا خاندان ”ہاشمی“ کہلاتا تھا، اور آپ کی برادری کو ”قریش“ کہا جاتا تھا۔ آپ یتیم پیدا ہوئے؛ کیونکہ کچھ دنوں پہلے آپ کے والد صاحب کی وفات ہو چکی تھی۔

مکہ میں قحط تھا، بیماری پھیلی ہوئی تھی، آپ کے پیدا ہوتے ہی پانی برسا، بیماری جاتی رہی، برکتیں نازل ہوئیں۔

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) یہ ہے کہ اس سال ابرہہ نام کا ایک عیسائی جو شاہِ حبش کی طرف سے یمن کا گورنر تھا، اپنی فوج، اپنی فوج کو ہاتھیوں پر سوار کر کے مکہ معظمہ پر چڑھ آیا تھا کہ خانۂ کعبہ کو معاذ اللہ شہید کر دے؛ تا کہ وہ نقلی کعبہ جو اس نے یمن میں بنایا تھا چمک جائے اور لوگ عرب کے کعبہ کو چھوڑ کر اس نقلی کعبہ کو اصلی سمجھنے لگیں، اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پرندوں کا ایک پرہ "غول" بھیج دیا جس میں سے ہر ایک پرندہ کی چونچ میں کنکریاں تھیں، پرندوں نے کنکریاں فوج کے اوپر پھینکیں، خدا کی قدرت! پرندوں کی چونچ میں اتنی طاقت پیدا ہوئی کہ انھوں نے بندوق کا اور کنکریوں نے گولیوں اور چھرّوں کا کام کیا، ساری فوج اور اس کے سارے ہاتھی وہیں ڈھیر گئے، ابرہہ کسی طرح نکل بھاگا مگر راستہ میں اس کے ہاتھ پاؤں گلنے لگے اور وہ یمن جا کر بری طرح مر گیا۔

استاذ صاحب ان باتوں کو زبانی سنا دیں اور سمجھا دیں کہ بچوں کے کان آشنا ہو جائیں اور آئندہ سال ان باتوں کو سمجھنے اور یاد کرنے میں بچوں کو دشواری نہ ہوں۔

[۱] عام طور سے تاریخ ولادت ۱۲/ ربیع الاوّل مشہور ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ ولادت شریف ۹/ ربیع الاوّل کو ہوئی۔ عیسوی سنہ کے حساب سے آپ کی تاریخ پیدائش ۲۰/ اپریل ۵۷۱ء ہے۔

سبق کی تعلیمی مدت ۲/ یوم	۳۱	۳۲	وقت ۲۰/ منٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق: ۱۰

نامِ نامی

۳۳ داداصاحب نے آپ کا نام مُحَمَّدٌ رکھا اور والدہ محترمہ نے اَحْمدُ۔ یہ دونوں نام نئے تھے، عرب میں ایسے نام نہیں رکھے جاتے تھے۔

کیسے پیارے ہیں یہ دونوں نام، تم جب ان کو سنو، تو دل لگا کر کہو "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ"۔

آپ ؐ کے بہن بھائی کوئی نہیں تھا۔۲

استاذ صاحب نے یہ باتیں بتا کر بچوں سے فرمایا غور کرو! تمہیں اس واقعہ سے کیا سبق ملتا ہے؟ ایک لڑکے کا نام خالد تھا، اس نے کھڑے ہو کر عرض کیا: حضرت! اس واقعہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ یتیم بچوں کو کم نہ سمجھنا چاہئے، کسی کو کیا معلوم کے یہ بچہ کس رتبہ کا آدمی ہوگا۔

معلّم صاحب سمجھادیں کہ "محمد" کے معنی ہیں، جس کی تعریف کی جائے، اور "احمد" کے معنیٰ یہ ہیں کہ جس کی بہت زیادہ تعریف کی جائے اور یہ بھی ہیں کہ جو بہت زیادہ حمد کرنے والا ہو، دونوں نام اسم با مسمیٰ ہیں۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خداوند تعالیٰ کی حمد وثنا کرنے والے تھے اور آپ دنیا میں بھی اور خداوند تعالیٰ کے یہاں بھی سب سے زیادہ تعریف کے مستحق ہیں اور آپ کی سب سے زیادہ

تعریف کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں دونوں نام لئے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی تھی کہ: "میرے بعد وہ نبی آئیں گے جن کا اسمِ گرامی احمد ہو گا"۔ علماء بیان کرتے ہیں کہ ولادت سے پہلے آمنہ بی بی بہت اچھے اچھے خواب دیکھا کرتی تھیں۔ غالباً اسی وجہ سے حضرت آمنہ نے آپ کا نام "احمد" رکھا تھا، چنانچہ ان کے خوابوں کی تعبیر بہت مبارک ثابت ہوئی۔

؎ اسی بنا پر آپ کو درِ یتیم کہا جاتا ہے (یتیم موتی) کیوں کہ دُرِ یتیم اس سچے موتی کو کہتے ہیں جو سیپ میں اکیلا ہو، وہ زیادہ چمک دار، روشن اور قیمتی ہوتا ہے۔

۴۴ سوالات:

- رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کس شہر میں پیدا ہوئے؟
- رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کس دن پیدا ہوئے؟
- رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دادا کا نام کیا تھا؟ اور آپ کا تعلق کس خاندان سے تھا؟
- رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جب نام نامی لیا جائے تو کیا پڑھنا چاہئے؟
- "احمد" کا کیا مطلب ہے؟ "محمد" کے کیا معنیٰ ہیں؟
- "احمد" نام کس نے رکھا اور "محمد" نام کس نے رکھا؟

سبق کی تعلیمی مدت ۲ یوم	۴۳	۴۴	وقت ۲۰ منٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق:۱۱

شیر خوارگی

۳۵

الفاظ و معانی: شیر خوارگی: (دودھ پینے کا زمانہ) موافق: (مطابق) دستور: (رسم و رواج، طرز، عادت) تقدیر: (قسمت، نصیب، مقدر، وہ اندازہ جس کو اللہ تعالیٰ نے روز اوّل ہی سے ہر ایک چیز کے لئے مقرر کر دیا ہے) فطرتاً: (طبعی جبلت کی رُو سے)

آپ ﷺ کچھ دن ماں کی گود میں رہے، پھر عرب کے دستور کے موافق گاؤں کی دودھ پلانے والی عورتیں آئیں، ان عورتوں نے امیروں کے بچے لے لیے، حضرت حلیمہؓ ایک نیک بی بی تھیں، وہ رہ گئیں، مجبوراً انھوں نے اس یتیم بچہ کو لے لیا، مگر تقدیر پکاری یہ یتیم (یکتا) موتی ہے۔

برکتوں سے حلیمہؓ کا گھر بھر گیا، اس کے گاؤں پر رحمتوں کی بارش ہونے لگی۔

۳۶ دو سال حضور ﷺ نے دودھ پیا، آپ ﷺ ہمیشہ داہنی طرف سے دودھ پیتے، بائیں طرف دوسرے دودھ شریک کا حصہ تھا، فطرۃً، آپ ﷺ پسند نہ کرتے کہ اس کے حصہ میں دخل دیں، گویا انصاف آپؐ کی پیدائشی عادت تھی، پاؤں چلنے لگے تو دودھ شریک بھائیوں کے ساتھ آپ

ﷺ بھی بکریاں چرانے جاتے؛ گویا کما کر کھانا آپ ﷺ کی پیدائشی خصلت تھی۔

نتیجہ

دیکھو! انصاف اور پاک کمائی نیکی کی بنیادی جڑیں ہیں اور مسلمانوں کی پیدائشی خصلتیں ہیں، ہر مسلمان کو یہ اچھی صفات اپنانی چاہئیں۔

سوالات:

- آپ ﷺ کی دودھ پلانے والی ماں کا نام کیا تھا؟
- آپ ﷺ صرف ایک طرف کا دودھ کیوں پیا کرتے تھے؟
- تم نے اس سبق سے کیا سمجھا؟
- مسلمانوں کی خصلتیں کیا ہونی چاہئیں؟

سبق کی تعلیمی مدت ۲ / یوم		وقت ۲۰ / منٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق ۱۲: بچپن

۳

الفاظ ومعانی: ماجدہ: (قابل تعظیم عورت) والدہ ماجدہ: (والدہ محترمہ، امی جان) طاعون: (ایک مہلک اور متعدی وبا اور بیماری) برکت: (زیادتی) لطف: (مزہ، لذت) آب وہوا: (پانی اور ہوا، پانی اور ہوا کی کیفیت، موسم) بہانہ: (حیلہ، عذر، سبب، وجہ) درِّ یتیم: (وہ موتی جو سیپ میں اکیلا ہوتا ہے جو زیادہ چمک دار، روشن اور قیمتی ہوتا ہے۔ مراد، نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آغوش: (گود) سرور: (خوشی) قیام کرنا: (ٹھہرنا، رہنا) ابواء: (الف کے زیر کے ساتھ ایک گاؤں کا نام ہے، جو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان جحفہ سے ۲۳ میل پر واقع ہے) تربیت: (پرورش)

دوسال بعد جب دودھ چھوڑا دیا گیا تو حضرت حلیمہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ لے گئیں کہ آپؐ کی والدہ ماجدہ کے سپرد کردیں؛ مگر اس وقت وہاں ''بیماری'' پھیلی ہوئی تھی۔

حضرت حلیمہؓ حضورؐ کی برکتوں کا لطف پہلے اٹھا چکیں تھیں، آب وہوا کی خرابی کے بہانہ سے واپس لے آئیں، تقریباً دوسال پھر آپ حضرت حلیمہؓ کے یہاں رہے۔

اس عرصہ میں بہت سی برکتیں ظاہر ہوئیں مثلاً حضرت حلیمہؓ کی بکریوں کا دودھ بڑھ گیا۔ عرصہ سے اس طرف بارش نہیں ہوئی تھی ۔ بارش ہوئی، کھانے پینے کی چیزوں میں برکت محسوس ہوئی، مثلاً جو چیز دو دن کے خرچ کی تھی وہ چار دن تک چلتی رہی وغیرہ وغیرہ۔

---

۳۸ چار سال بعد یہ ''دریتیم'' پھر آغوشِ آمنہ میں آیا، آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچانے لگا، دل کو سرور۔ جب آپ ﷺ کی عمر چھ برس ہوئی تو آپؐ کی والدہ آپ کو لے کر اپنے رشتہ داروں میں ''مدینہ'' گئیں، ایک مہینہ وہاں قیام کیا، ہمارے حضرت نے وہیں تالاب میں تیرنا سیکھا۔ جب واپس ہو رہی تھیں، تو موضع ''ابواء'' میں جو راستہ میں پڑتا ہے آپ کا انتقال ہو گیا، آپ کو یہیں دفن کر دیا گیا، حضرت ام یمنؓ جو حضرت آمنہ کے ساتھ تھیں وہ ہمارے حضرتؐ کو لے کر مکہ معظّمہ آئیں۔
والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد آپؐ کے دادا ''عبدالمطلب'' نے آپ ﷺ کو اپنی تربیت میں لے لیا، وہ ہمیشہ آپ ﷺ کو اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

۳۹ حضرت ''ام ایمن'' آپ کے اور کام کرتی تھیں؛ لیکن دو سال بعد عبدالمطلب کا بھی انتقال ہو گیا، اس وقت ہمارے حضرتؐ کی عمر آٹھ سال دو ماہ دس دن تھی، عبدالمطلب کا جنازہ اٹھا تو آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ تھے۔ اُداسی آپ پر چھائی ہوئی تھی، اور آنکھوں سے آنسوں بہہ رہے تھے۔

نتیجه:

☆ مصیبت کو نحوست مت جانو! ☆ مصیبت کے وقت صبر سے کام لو! ☆ یتیموں سے محبت کرو! ☆ بے وارثوں کی پرورش کرو! ☆ تمہیں کیا خبر یہ یتیم لاوارث کس رتبہ کا آدمی ہوگا؟۔ ☆ تم کیا جانو! قدرت نے اس میں کیسا جوہر رکھا ہے؟۔

سوالات:

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہؓ کے یہاں کتنے سال رہے؟ ☆ ابواء کیا ہے؟ ☆ عبدالمطلب صاحب کی وفات کے وقت حضورؐ کی عمر کیا تھی؟ ☆ مدینہ طیبہ میں حضرت آمنہ کتنے عرصہ رہیں، اور وہاں حضورﷺ نے کیا سیکھا؟

۲ طبقات ابن سعد بحوالہ سیرۃ النبی از علامہ شبلیؒ۔

سبق کی تعلیمی مدت ۳ روم		وقت ۲۰ منٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق:۱۳

خواجہ ابوطالب کی سپردگی اور سفرِ تجارت

۲۰

الفاظ و معانی: گھٹی: (وہ دوا جو نومولود بچے کو پلائی جاتی ہے، جو انسانی طبیعت پر اولین اثر ڈالتی ہے) شور شغب: (چیخ و پکار) دنگا: (لڑائی جھگڑا، ہنگامہ فساد) جھینکنا: (ضد کرتے ہوئے بچوں کا کہنانا) خاموش: (چپ، کم گو) ضد: (اصرار، ہٹ دھرمی) تجارت: (سوداگری، خرید و فروخت) شام: (ایک ملک کا نام) شرارت: (ایذا رسانی، برائی) لعنت: (پھٹکار) نفرت: (کراہت، ناپسندیدگی، ناگواری)

ہمارے حضرت ﷺ کے چچا تو دس گیارہ تھے؛ مگر حقیقی چچا خواجہ ابوطالب تھے، یہ آپ کے والد ماجد حضرت ''عبداللہ'' کے سگے بھائی تھے، اس لیے خواجہ عبدالمطلب نے وفات کے وقت ہمارے حضرت ﷺ کو انھیں کے سپرد کیا، ہمارے حضرت چچا ابوطالب کے ساتھ رہنے لگے، آٹھ نو برس کی عمر ہی کیا ہوتی ہے، مگر نیکی اور بھلائی گویا گھٹی میں پڑی تھی، نہ دنگا نہ شرارت، نہ رونا جھینکنا، نہ ضد تھی نہ ہٹ۔

بچے دنگا شرارت، شور شغب کرتے، مگر آپ ہمیشہ خاموش

رہتے، کھانا کھاتے وقت بچے ضد کرتے؛ مگر آپ ﷺ چپ چاپ ادب سے اپنے چچا کے ساتھ کھانا کھا لیتے، بچے تو دنیا میں ہزاروں ہوتے ہیں مگر اس بچے کی شان ہی نرالی تھی، آٹھ نو برس کی عمر میں یہ فکر بھی ہوگئی کہ اپنا بوجھ چچا پر نہ ڈالیں، چنانچہ مزدوری پر بکریاں چرانی شروع کردیں۔

۲۲ چچا ابو طالب تجارت کی غرض سے شام جانے لگے تو آپ ﷺ ان کے سر ہوگئے کہ آپ کے ساتھ تجارت کے لیے ہم بھی جائیں گے۔ خدا نے "شام" کے سفر میں اپنی قدرت کے انوکھے کرشمے دکھائے۔ شام سے واپس ہوئے تو پھر اپنے کام میں لگ گئے۔

نتیجہ : دیکھو بچو!

☆ تم بھی شرارت مت کرو! ☆ بزرگوں کا ادب کرو! ☆ ہمیشہ تہذیب سے رہو! ☆ تھیٹر، سینما، ناچ، گانا، باجا، سانگ وغیرہ وغیرہ، بے ہودہ کام ہیں، خدا کو بھلا دیتے ہیں، دل کو کالا کرتے ہیں، ان سے دین و دنیا دونوں کی بربادی ہے، تم ان پر لعنت بھیجو! دل سے نفرت کرو! بے ہودہ کاموں میں پڑنا مسلمان کا کام نہیں ہے۔

سوالات:

شام کیا ہے؟

خواجہ ''عبدالمطلب'' کے کتنے بیٹے تھے؟

ہمارے حضرتؐ کو خواجہ ابوطالب کے کیوں سپرد کیا گیا؟

حقیقی چچا کا کیا مطلب ہے؟

ہمارے حضرتؐ نے خواجہ ''ابوطالب'' کے ساتھ شام کا سفر کیوں کیا؟

شام کا سفر کا کیا کیا نتیجہ رہا؟

سبق کی تعلیمی مدت ۳ر یوم	۲۱ ۰۰ ۰۰	وقت ۲۰ر منٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

۔ مثلاً اس سفر میں تمام مال اچھی قیمت سے جلد فروخت ہو گیا، ایک خاص واقعہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب ابوطالب بُصریٰ پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے) تو ایک عیسائی راہب کی خانقاہ میں اترے جس کا نام بحیرا تھا۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر کہا: یہ ''سید المرسلین ہیں''۔ لوگوں نے پوچھا کہ تم نے کیوں کر جانا؟ اس نے کہا: جب تم لوگ پہاڑ سے اترے تو جس قدر درخت اور پتھر تھے؛ سب سجدہ کے لیے جھک گئے۔

سبق: ۱۴

ذریعۂ معیشت (روزگار)

الفاظ ومعانی: معیشت: (روزگار، دنیوی زندگی) قوتِ بازو: (ہاتھ کی طاقت) امانت داری: (ایمان داری) دیانت: (امانت میں خیانت نہ کرنا) مستعدی: (کمر بستگی، چستی و ہوشیاری) عطا فرمانا: (دینا، بخشنا، مرحمت کرنا) صادق: (سچا، منصف مزاج) امین: (امانت دار) اتفاق: (اچانک، موافقت) قسمت: (تقدیر، نصیب، مقدر) ڈھنگ: (ہنر، سلیقہ، طریقہ) رنگ ڈھنگ: (سلیقہ، طور طریقہ، چال چلن)

ہمارے حضرت ﷺ کو قوتِ بازو سے کمانے اور اپنا خرچ خود اٹھانے کا خیال بچپن سے تھا، کچھ دنوں آپ ﷺ نے بکریاں بھی چرائیں، اور اپنے چچا کے ساتھ تجارت کے سلسلے میں ملک "شام" بھی تشریف لے گئے تھے، وہاں سوداگری کا رنگ ڈھنگ معلوم ہو چکا تھا، معاملہ کی صفائی، سچائی، امانت داری، میٹھی بات چیت، محنت اور مستعدی جو تجارت کے لئے ضروری ہیں؛ خدا نے آپ ﷺ کو پوری پوری عطا فرمائی تھی، سچائی اور امانت داری کی تو یہ حالت تھی کہ لوگوں نے آپؐ کا نام

ہی ''صَادِق'' اور ''اَمِین'' رکھ لیا تھا، ''صَادِق'' سچے کو کہتے ہیں اور امانت دار کو ''اَمِین'' کہتے ہیں۔

۶۵ آپ کے شریفانہ برتاؤ، میٹھی باتوں اور اچھی عادتوں کا لوگوں پر یہ اثر تھا کہ آپ کا نام نہیں لیتے تھے؛ بلکہ آپ کو صَادِق یا اَمِین ہی کہا کرتے تھے۔

اب آپ ﷺ ماشاء اللہ جوان ہو چکے تھے، آپ ﷺ تجارت کو پسند فرماتے تھے؛ لیکن تجارت کے لئے روپیہ چاہیے، آپ ﷺ کے پاس روپیہ نہیں تھا اور جو ہوتا وہ لوگوں کی خدمت میں صرف ہو جاتا، اتفاق ایسا ہوا کہ حضرت خدیجہؓ نے آپ کی تعریفیں سنیں۔

خدیجہؓ ایک بیوہ عورت تھیں، دو دفعہ شادی کی، دونوں دفعہ بیوہ ہوگئی تھیں، دو تین بچے ساتھ تھے، روپیہ پیسہ بہت تھا، ہمیشہ سے تجارت ہوتی چلی آئی تھی؛ مگر اب کوئی کام کو سنبھالنے والا نہ تھا، اب اس بیوہ کی قسمت کا تارا چمکا، اس نے چاہا کہ ''امین وصادق'' سے بات چیت ہو جائے تو تجارت کا کام ان کے سپرد کر دیں، جان پہچان کے آدمیوں کو بیچ

میں ڈالا، تجارت آپ ﷺ کے سپرد کردی، اور نفع میں حصہ مقرر کردیا۔

نتیجہ:

☆ تجارت مسلمان کا اصل پیشہ ہے۔ ☆ دیانت اور امانت اس کا اصلی سرمایہ ہے۔ ☆ تم سچے اور امانت دار بنو، ہر ایک کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤ! دنیا تم پر عاشق ہوگی۔

سوالات:

- ہمارے حضرت کو شام کے سفر سے کیا فائدہ پہنچا؟
- تاجر کے کیا اوصاف ہونے چاہئیں؟
- تجارت کے لئے کس چیز کی ضرورت ہے؟
- خدیجہؓ کون تھیں؟
- سب سے بہتر پیشہ کیا ہے؟

سبق کی تعلیمی مدت ۳ ریوم		وقت ۲۰ رمنٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق:۱۵

شام کا دوسرا سفر

الفاظ و معانی: دستور: (رسم و رواج، طرز، عادت) ہوشیار: (عقل مند، سمجھ دار) تگنا چوگنا: (تین گنا چار گنا) اخلاق: (پسندیدہ عادتیں، اچھا برتاؤ، ملنساری)

مکّہ والوں کا دستور تھا کہ وہ مال لے کر "شام" جایا کرتے تھے۔

ہمارے حضرت ﷺ نے بھی اس سال تیاری کی اور جب موسم آیا تو مال لے کر "شام" تشریف لے گئے۔

خدیجہؓ اگر چہ عورت تھیں، مگر تھیں بڑی سمجھ دار اور ہوشیار، ان کا ایک غلام تھا جس کا نام "میسرہ" تھا، خدیجہؓ کو "میسرہ" پر بہت بھروسہ تھا۔ جب ہمارے حضرت ﷺ شام جانے لگے تو میسرہ کو ساتھ کر دیا؛ تاکہ خدمت کرتا رہے اور مطلب یہ بھی تھا کہ کام کی دیکھ بھال ہوتی رہے۔

لیکن جس کا نام محمد ﷺ تھا، جس کو مکہ والے "امین اور صادق" کہتے تھے، جس کو قدرت نے سچائی کے لیے پیدا کیا تھا، وہ امانت اور دیانت داری کا پتلا تھا، برکتیں اس کے پاؤں چومتی تھیں۔

خدیجہؓ کے مال میں تگنا چوگنا نفع ہوا، سچائی، مہربانی اور اخلاق کا وہ نمونہ پیش کیا کہ ''میسرہ'' عاشق ہو گئے، جب واپس پہنچے تو میسرہ کی زبان تھک جاتی تھی؛ مگر تعریفیں ختم نہیں ہوتی تھیں۔

نتیجہ:

دیکھو! اپنے ساتھیوں کی خدمت کرو!

ان کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤ!

ہر جگہ سچائی اور دیانت داری سے کام لو!

اس لئے نہیں کہ کوئی تم کو دیکھ رہا ہے؛ بلکہ اس لئے کہ سچائی اور دیانت داری انسان کا فرض ہے، انسانیت کا جوہر ہے، اچھے اخلاق کی بنیاد ہے۔ تم جہاں بھی رہو ایسے اخلاق برتو کہ دشمن دوست بن جائیں۔

سوالات:

- میسرہ کون تھے؟
- میسرہ ہمارے حضرتؐ کے کیوں عاشق ہو گئے؟
- خدیجہؓ نے میسرہ کو کیوں بھیجا تھا؟
- مکہ والے اپنا مال شام کیوں لے جایا کرتے تھے؟

سبق کی تعلیمی مدت ۳ ریوم	۲۰	۲۸	وقت ۲۰ ر منٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق: ۱۶

نکاح

۴۹

الفاظ و معانی: حالات: (انسان پر گزرنے والی کیفیتیں) ہونہار: (وہ شخص جس میں لیاقت اور قابلیت کے آثار پائے جائیں) رتبہ: (درجہ مرتبہ) نکاح: (شادی) عزت: (تعظیم و تکریم، شان) عادت: (خصلت، طور طریقہ) مزاج: (فطرت) پیشہ: (روزگار، ہنر) مہارت: (قابلیت) رشتہ: (قرابت) فخر: (ناز) دلارے: (لاڈلے، پیارے، عزیز) فرض: (ذمہ داری) نفس پرستی: (خود غرضی، شہوت پرستی) درخواست: (گزارش) قربان: (فدا، نثار) من لگی: (دل میں بیٹھ جانے والی بات) دھیان: (خیال، فکر، سوچ، توجہ) کھوہ: (پہاڑ کا غار)

حضرت خدیجہؓ نے جب اپنے غلام کی زبانی ہمارے حضرتؐ کی تعریفیں اور سفر کے حالات سنے تو یقین کر لیا کہ یہ ہونہار نوجوان بہت بڑے رتبہ کا آدمی ہوگا۔ حضرت خدیجہؓ کی طرف سے نکاح کا اشارہ کرایا گیا۔

اگرچہ حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال تھی، اور ہمارے حضرتؐ نوجوان تھے صرف پچیس برس کی عمر تھی۔ ہمارے حضرتؐ کا خاندان ایسا کہ سارا عرب اس کی عزت کرتا تھا، عادت مزاج ایسے کہ بوڑھے ادب

کرتے، ادب کی وجہ سے نام نہ لیتے "اَمِین" اور "صَادِق" کہتے تھے۔

۵۰ تجارت سب سے بہتر پیشہ تھا، اس سفر سے یہ بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ کو تجارت میں کتنی مہارت ہے؟ غرض آپ ﷺ جس عورت کے لئے اشارہ کرتے، اس کے ماں باپ سو جان سے منظور کرتے اور اس رشتہ پر فخر کرتے مگر اللہ والے، دلارے محمد ﷺ کو صرف گھر بسانا تھا، زندگی کا ایک فرض پورا کرنا تھا، آپ ﷺ نے حضرت خدیجہؓ کی درخواست منظور کرلی، نکاح ہو گیا، اولاد ہوئی، آپ ﷺ کی عادتیں کچھ ایسی پیاری تھیں جوں جوں دن گزرتے جاتے خدیجہؓ پیارے محمد ﷺ پر سو جان سے قربان ہوتی جاتیں؛ مگر آپ اپنا من خدا کے دھیان میں لگاتے جاتے، یہ من لگی ایسی بڑھی کہ آپ ﷺ اکثر "حرا پہاڑ" کے اوپر ایک کھوہ میں رہنے لگے، اس غار میں خدا کو یاد کرتے، حضرت خدیجہؓ وہیں کھانا پہنچا دیتیں، کبھی کبھی آپ ﷺ خود آتے اور کچھ کھانا لے جاتے۔[۱]

نتیجہ:

۵۰ دیکھو! نیک بیوی خدا کی نعمت ہے، اچھی بیوی وہ ہے جو دین کے کاموں میں مددگار ہو، اچھا نکاح وہ ہے؛ جس سے دین اور دنیا درست ہو، گھر کی زندگی درست ہو، رشتہ داروں کی خدمت اور اللہ کی یاد ہو سکے، نفس پرستی کے لیے جو نکاح کیا جاتا ہے اس سے نہ دین کا کام ہوسکتا ہے نہ ہمیشہ دنیا کی راحت نصیب ہوتی ہے۔

سوالات:

- نکاح کے وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر کیا تھی اور ہمارے حضرت ﷺ کی عمر کیا تھی؟
- حضرت خدیجہؓ نے یہ نکاح کیوں کیا؟
- ہمارے حضرت "صلی اللہ علیہ وسلم" نے یہ رشتہ کیوں منظور کیا؟
- حراء کیا ہے؟
- ہمارے حضرت غار میں کیوں جاتے تھے؟
- ہمارے حضرت نے اس پہاڑ کو کیوں منتخب کیا؟

سبق کی تعلیمی مدت ۳ / یوم	۴۹ ۵۰ ۵۱	وقت ۲۰ / منٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

حِرا اسم جبل. والغار نقب فیه و خص حرا للتعبد فیه لانه یری الکعبه منه وهو عبارة حاشیه تجرید صحیح البخاری. (محمد میاں)

سبق ۱۷

نبوّت

۵۲

الفاظ و معانی: نبوّت: (پیغمبری، رسالت) فرشتہ: (اسلامی عقیدہ کے مطابق ایک مخلوق جو نور سے پیدا ہوئی ہے) جبرائیل: (چار مشہور فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا نام، جو انبیاء علیہم السلام کے پاس پیغام الٰہی لانے پر مامور ہیں) کریم: (بخشنے والا، مہربان) قلم: (لکھنے کا آلہ) نور: (روشنی، اجالا) ربیع الاوّل: (اسلامی ہجری کلینڈر کا تیسرا مہینہ، ولادتِ رسول، وفاتِ رسول اور نبوت اسی ماہ میں ملنے کی وجہ سے یہ مہینہ مشہور ہے۔

ایک دن ہمارے حضرت محمد ﷺ غارِ حراء میں خدا کا دھیان جمائے بیٹھے تھے، ایک فرشتہ سامنے آیا اور اس نے کہا پڑھو!

ہمارے حضرت ﷺ نے کہا: ”میں پڑھنا نہیں جانتا“، فرشتہ نے ہمارے حضرت ﷺ کو زور سے دبایا، پھر کہا: پڑھو!

ہمارے حضرت ﷺ نے پھر وہی جواب دیا۔ ”میں پڑھا ہوا نہیں ہوں“۔

فرشتہ نے دوسری مرتبہ اسی طرح زور سے دبایا اور پھر کہا: پڑھو! ہمارے حضرتؐ نے اب بھی یہی جواب دیا: ”میں پڑھا ہوا نہیں ہوں“

۵۳ تیسری مرتبہ فرشتہ نے پھر زور سے دبایا، اور کہا پڑھو!!

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ☆ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ☆ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ☆ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ○

ترجمہ: پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے بنایا۔ بنایا آدمی کو لہو کی پھٹکی سے، پڑھ اور رب تیرا بہت کریم ہے، وہ جس نے علم سکھایا قلم سے، سکھایا آدمی کو جو نہ جانتا تھا۔

اس فرشتہ کا نام جبرائیل ہے۔

یہ پیر کا دن تھا ربیع الاوّل کی نویں تاریخ (فروری ۶۱۰ء) اس وقت ہمارے حضرت ﷺ کی عمر چاند کے حساب سے چالیس برس ایک دن تھی، آج سے ہمارے حضرتؐ نبی ہو گئے۔ اس سے چھ مہینے پہلے سے آپ ﷺ کو خواب میں تین باتیں بتائی جاتی تھیں وہ خواب ایسے سچے ہوتے تھے جیسے رات کے بعد صبح کا نور۔

---

۱ بخاری شریف "باب بدء الوحی" میں اسی طرح ہے۔ بعض روایتوں میں یہ ہے کہ تیسری مرتبہ جب فرشتہ نے دبا کر چھوڑا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا پڑھوں؟ تو فرشتہ نے جواب میں یہ آیتیں پڑھ کر بتائیں۔ (محمد میاں)

سوالات:

- نبوت ملنے کے روز ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا عمر تھی؟
- نبوت کس روز ملی اور کیا تاریخ تھی؟
- نبوت کس طرح ملی؟
- ہمارے حضرتؐ نے پڑھنے سے کیوں انکار کیا؟
- اس فرشتہ کا نام کیا تھا جو غارِ حراء میں آیا تھا؟
- اس فرشتہ نے کیا پڑھوایا؟
- سورۂ اقراء کی آیتوں کا ترجمہ کرو؟
- نبوت سے پہلے ہمارے حضرتؐ کیا دیکھا کرتے تھے؟
- نبوت ملنے کے وقت ہمارے حضرتؐ کہاں تھے؟

سبق کی تعلیمی مدت ۳ ر یوم		وقت ۲۰ ر منٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق: ۱۸

ذمّہ داری کا خیال

اور ہمارے حضرت کی پریشانی

الفاظ و معانی: واقعہ (خبر، حادثہ) ذمّہ داری (جواب دہی، ضمانت) خیال: (تصوّر، فکر) لرزنا: (ڈرنا، کانپنا، تھرّانا) لحاف: (رضائی جس میں روئی بھری ہو) قابو: (اختیار) حیران: (ہکّا بکّا، حیرت زدہ) کسرِ نفسی: (عاجزی، انکساری. اپنے آپ کو کم رتبہ ظاہر کرنا) عاجزی (عجز، انکساری) ہیچ در ہیچ: (کچھ بھی نہیں نکما، ناکارہ) انجام: (انتہا، نتیجہ، خاتمہ) خیانت: (بددیانتی، بے ایمانی) شوق: (خواہش، آرزو)

آج ہمارے حضرت ﷺ نے جو کچھ دیکھا وہ نیا واقعہ تھا، چالیس برس کی عمر میں پہلا واقعہ تھا، خدا کا پیغام معمولی چیز نہیں ہے، اس کی ذمّہ داری بہت بڑی ہے، اس خیال سے آپ ﷺ کا دل لرز گیا، آپ ﷺ مکان پر واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کا دل کانپ رہا تھا۔

آپ ﷺ نے حضرت خدیجہؓ سے فرمایا: میرے اوپر کپڑے ڈال دو، حضرت خدیجہؓ نے آپ پر لحاف ڈالا، تھوڑی دیر میں آپ کا دل قابو میں آیا تو آپ ﷺ نے حضرت خدیجہؓ کو سارا قصہ سنایا، آپ ﷺ حیران تھے، آپ کو فکر تھی کہ اتنی بڑی ذمّہ داری کیسے پوری ہوگی؟ اتنا بڑا کام میں کس طرح کرسکوں گا؟ میری تو جان جاتی رہے گی۔

یہ آپؐ کی کسرِ نفسی تھی، اللہ کے پاک بندے اپنی عاجزی پر نظر رکھتے ہیں، وہ اپنے آپ کو ہیچ در ہیچ سمجھتے ہیں، اپنے اوپر گھمنڈ نہیں کرتے۔

نتیجہ:

دیکھو! تم علم حاصل کرو! نیک بنو! کبھی اپنے اوپر گھمنڈ مت کرو! بڑے آدمی اپنے آپ کو کبھی بھی بڑا نہیں سمجھا کرتے۔ دیکھو! جو کام تمہارے سپرد ہو اس کی ذمہ داری کا پورا لحاظ رکھو، ذمہ داری سے جان مت چراؤ، جو کام اپنے ذمہ لو اسے پوری طرح انجام دو، سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ بڑے بننے کے شوق میں بڑا کام ذمہ لے لو اور اس کو پورا نہ کرو۔

سوالات:

- نبوت کے وقت ہمارے حضرت ﷺ کیوں حیران تھے؟
- نیک بندوں کی کیا خصلت ہوتی ہے؟
- اگر تم کو کوئی کام سپرد کیا جائے تو تمہیں کیا کرنا چاہیئے؟
- سب سے بڑی خیانت کیا ہے؟

۱، یرجف فوادہ (بخاری شریف) ۲، ذھب منہ الروع (بخاری شریف) ۳، لقد خشیت علی نفسی (بخاری شریف)

سبق کی تعلیمی مدت ۳؍یوم	■ ■	وقت ۲۰؍منٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق:۱۹

حضرت خدیجہؓ کا اطمینان دلانا

۵۷

الفاظ و معانی: اخلاق (عادتیں برتاؤ) شیطان: (نافرمان، سرکش، آگ سے پیدا کی گئی مخلوق) لمحہ: (پل، پلک جھپکنے کا وقفہ) لحظ: (لمحہ، پل) عقل مندی: (دانائی، ہوش مندی) حمایت: (طرف داری، امداد) مصیبت زدہ: (مصیبت کا مارا ہوا، تباہ وخستہ حال) ہمدردی: (غم خواری، دردمندی) مشغلہ: (کام، مصروفیت) خاص: (ذاتی، اپنا) انعام: (تحفہ، بخشش) بے کس: (بے یار و مددگار) احسان: (اچھا برتاؤ، بھلائی، مہربانی) اطمینان: (تسلّی، دلاسا) خاطر: (آؤ بھگت) مہمان نواز: (مہمانوں کی خاطر تواضع کرنے والا) مدارات: (خاطر، تواضع، اچھی طرح پیش آنا) پراؤں: (بے گانے، اجنبی) خاطر مدارات: (آؤ بھگت، مہمان نوازی)

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ سارا واقعہ سنا تو آپ کے اچھے اخلاق اور آپ کی اچھی عادتیں سامنے آگئیں۔

حضرت خدیجہؓ کو یقین تھا کہ ایسے اچھے آدمی پر شیطان کا اثر نہیں ہوسکتا، یہ جو کچھ ہوا جنات یا بھوت، پریت کا اثر نہیں، وہ پندرہ برس سے ہمارے حضرت محمد ﷺ کے ساتھ تھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر وقت کی ہر لمحہ اور ہر لحظ کی

حالت حضرت خدیجہؓ کو معلوم تھی، آپؐ کی نیکی، آپؐ کی عقل مندی، اچھی بات کی حمایت، خدا کی مخلوق کی خدمت، کمزوروں کی امداد، دکھی اور مصیبت زدہ انسانوں کی ہمدردی جو ہمارے حضرتؐ کا ہر وقت مشغلہ تھا، حضرت خدیجہؓ اس کو رات دن اپنی آنکھوں سے دیکھتی تھیں۔

۵۸ آپ ﷺ کو یقین ہو گیا کہ جو کچھ ہوا، اللہ کی طرف سے خاص انعام ہے، کوئی شیطانی کام نہیں، آپ نے ہمارے حضرت ﷺ کو اطمینان دلایا کہ آپ گھبرایئے نہیں! آپ پریشان مت ہویئے! اللہ کی مدد آپ کے ساتھ ہوگی، آپؐ اپنوں اور پراؤں کے ساتھ احسان کرتے ہیں، آپؐ بے کسوں اور بے بسوں کی خدمت کرتے ہیں، آپؐ بھوکوں ننگوں کی امداد کرتے ہیں، آپؐ دکھی اور مصیبت زدہ انسانوں کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں۔

آپؐ مہمان نواز ہیں، مہمانوں کی پوری خاطر مدارت کرتے ہیں، آپؐ سچے ہیں، سچائی کی حمایت میں جان قربان کرنے کو تیار رہتے ہیں۔ ایسے نیک بندوں کی اللہ مدد کرتا ہے، ایسے پاک بندوں کو اللہ

رسوا نہیں کرتا، آپؐ پریشان نہ ہوں، آپؐ سچے ہیں، آپؐ اللہ والے ہیں، اللہ آپؐ کے ساتھ رہے گا، وہ ہر موقع پر آپؐ کی مدد کرے گا۔

۵۹ نتیجہ:

دیکھو! تم نیک بنو، نیک کام کرو، خدا کے بندوں کی مدد کرو،، خدا تمہارے ساتھ ہوگا، شیطانی طوفان سے محفوظ رہوگے، شیطان کا اثر ان پر ہوتا ہے، جو جھوٹے ہوتے ہیں، بدکار ہوتے ہیں، جو جھوٹی باتوں اور برے کاموں میں دن رات لگے رہتے ہیں، اچھے لوگوں پر شیطان کا اثر نہیں ہوتا۔

سوالات:

- ہمارے حضرت ﷺ نے غارِ حراء میں جو کچھ دیکھا، اس سے حضرت خدیجہؓ کیوں پریشان نہیں ہوئیں؟
- ہمارے حضرتؐ کے اخلاق کیا تھے؟
- اللہ کن کی مدد کرتا ہے؟
- شیطان کن کے ساتھ ہوتا ہے؟
- جن بھوت، پریت کا اثر کن پر ہوتا ہے؟

سبق کی تعلیمی مدت ۳ر یوم	■	■	وقت ۲۰ رمنٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق: ۲۰

ورقہ کی تائید

۱۰

الفاظ و معانی : شخص: (آدمی، انسان) شک وشبہ: (اشتباہ، بے یقینی، تذبذب) تائید: (حمایت، طرف داری، تقویت)

یہ تمام باتیں حضرت خدیجہؓ نے اپنی سمجھ سے کہیں، پھر جب حضرت خدیجہؓ کو ایک شخص کا خیال آیا، جو بہت کتابیں پڑھے ہوئے تھے، مکہ معظمہ کے نیک آدمی تھے، ان کا نام ورقہ تھا، ان کے پاس حضرت خدیجہؓ گئیں، ہمارے حضرتؐ کو ساتھ لے گئیں، ان سے یہ تمام باتیں کہیں۔

ورقہ نے حضرت خدیجہؓ کے خیال کی تائید کی اور بتایا کہ نبوت کی باتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت بخشی ہے، آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں، اللہ آپؐ کی امداد کرے گا، آپؐ کی قوم آپؐ کو ضرور ستائے گی، مگر جو اللہ کے نیک بندے ہوں گے، وہ آپؐ کے ساتھ ہوں گے، میں اگر

زندہ رہا تو میں بھی آپ کے ساتھ رہوں گا۔

۱۱ نتیجہ:

دیکھو! اگر کوئی بات تمہاری سمجھ میں نہ آئے تو کسی جاننے والے سے پوچھ لو۔

پوچھنے میں شرم مت کرو۔

شک وشبہ دور کرو۔

ان لوگوں سے پوچھو جو نیک اور سمجھ دار ہوں۔

سوالات:

- حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ورقہ کے پاس کیوں گئیں؟
- ورقہ کون تھے؟
- ورقہ نے کیا پیشین گوئی کی؟
- ورقہ نے کیا وعدہ کیا؟

سبق کی تعلیمی مدت ۲ یوم	■ ■	وقت ۲۰ منٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق: ۲۱

سب سے پہلے مسلمان

۶۲

الفاظ ومعانی: شکر: (احسان ماننا) قسمت: (تقدیر، مقدر) ناز (فخر، بڑائی) ملکہ: (بادشاہ کی بیوی) شہزادی: (شاہی خاندان کی عورت، بادشاہ کی لڑکی) دولت: (دھن، مال) قربان ہونا: (فدا ہونا، جانثار ہونا) جگری دوست: (دلی دوست، ہم راز، سچا دوست) رازدار: (معتمد)

آج حضرت خدیجہؓ بہت خوش تھیں، آج حضرت خدیجہؓ خدا کا شکر ادا کر رہی تھیں، آج حضرت خدیجہؓ کو اپنی قسمت پر ناز تھا، آج حضرت خدیجہؓ سمجھ رہی تھیں کہ وہ ''ملکہ'' ہیں وہ ''شہزادی'' ہیں؛ بلکہ وہ شہزادیوں سے بھی زیادہ خوش نصیب ہیں۔

آج حضرت خدیجہؓ یقین کر رہی تھیں کہ پیارے محمد ﷺ سے نکاح کر کے انھوں نے بہت بڑی دولت کمالی۔

آج وہ پیارے محمد ﷺ پر قربان ہو رہی تھیں، آج ان کی محبت اور بڑھ گئی تھی، وہ بار بار پیارے محمد ﷺ سے سچی عقیدت کا اظہار کر رہی تھیں، وہ بار بار کہہ رہی تھیں کہ آپؐ سچے نبی ہیں اور میں سب سے

پہلے آپؐ کی ماننے والی ہوں، آپؐ پر قربان ہوں۔

۱۳ میرا مال آپؐ پر قربان۔

میری جان آپؐ پر قربان۔

میری اولاد آپؐ پر قربان۔

میرا خاندان آپؐ پر قربان۔

جو کچھ ہے سب آپؐ پر قربان۔

حضرت ابو بکرؓ جو آپؐ کے بہت پرانے جگری دوست تھے، آپ کے پرانے راز دار تھے؛ انہوں نے یہ باتیں سنیں وہ بھی اسی طرح قربان ہونے لگے۔

حضرت محمدؐ کی خدمت کرنے والی "ام ایمن" جنھوں نے بچپن سے حضرتؐ کی خدمت کی تھی، اپنی گود میں حضرتؐ کو کھلایا تھا، ہمیشہ ہمارے حضرتؐ کو دیکھا بھالا تھا. بار بار آزمایا تھا، وہ بھی ہمارے حضرتؐ پر ایمان لا چکی تھیں۔

۶۲ حضرت زیدؓ جو پہلے حضرت ''خدیجہؓ'' کے غلام تھے، حضرت خدیجہؓ نے انہیں ہمارے حضرت ﷺ ہی کو دے دیا تھا کہ رات دن آپؐ کے ساتھ رہیں اور خدمت کرتے رہیں، وہ بھی حضرتؐ کو ہمیشہ دیکھتے رہے تھے، حضرتؐ کو ہمیشہ آزماتے رہے تھے، ان کو معلوم ہوا تو وہ بھی اسی طرح قربان ہونے لگے۔

ابو طالب کے بیٹے حضرت علیؓ جن کی عمر دس سال تھی، جو ہمارے حضرتؐ کے چچازاد بھائی تھے، ان کو خبر لگی، تو انہوں نے بھی کہا: میں آپؐ کو نبی مانتا ہوں، جو کچھ آپؐ بتائیں گے سو جان سے اس پر عمل کروں گا۔

بس یہ پانچ بزرگ سب سے پہلے مسلمان ہیں، بڑے مردوں میں حضرت ابو بکرؓ، عورتوں میں حضرت خدیجہؓ، بچوں میں حضرت علیؓ، غلاموں میں حضرت زیدؓ، باندیوں میں حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہم اجمعین۔

نتیجہ:

دیکھو! سچائی کی تلاش میں رہو، سچائی کی حمایت کرو۔

سچائی سب سے بڑی دولت ہے۔

اگر تمہارے ساتھ سچائی ہے تو تم سب سے بڑے دولت مند ہو، سب سے زیادہ خوش نصیب ہو۔

اللہ کے بندے بنو، اللہ کے لئے سب کچھ قربان کرو۔

سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار رہو۔

سوالات:

- جب ہمارے حضرتؐ کو نبوت ملی تو نکاح کو کتنا عرصہ ہوا تھا؟
- حضرت خدیجہؓ ہمارے حضرتؐ پر کیوں قربان ہونے لگیں؟
- ام ایمن کون تھیں؟
- سب سے پہلے مسلمان کون ہیں؟
- حضرت علیؓ اور حضرت زیدؓ کے متعلق تمہیں کیا معلوم ہے، یہ کون تھے؟
- مسلمان ہونے کے وقت حضرت علیؓ کی عمر کیا تھی؟
- کون سا غلام سب سے پہلے مسلمان ہوا؟
- حضرت ابوبکرؓ کون تھے؟
- خاص گھر کے آدمیوں اور سالہا سال ساتھ رہنے والے دوستوں کے سب سے پہلے اسلام لانے سے تم کیا سمجھے۔

سبق کی تعلیمی مدت ۴ ریوم			وقت ۲۰ منٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق: ۲۱

اسلام کا سب سے پہلا سبق

۰۶۱

الفاظ ومعانی: مخلوق: (پیدا کیا ہوا) آیت: (نشان۔قرآن پاک میں سے ایک وقفے کا نام؛ جو دائرہ کی شکل میں ہوتا ہے) کلام: (بات گفتگو، ملفوظات)

اب تک جو کچھ آپ نے پڑھا ہے اس سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ سب سے پہلے یہ سوچو کہ اس تمام مخلوق کو کس نے پیدا کیا؟

زمین، آسمان، چاند، سورج، اونچے اونچے پہاڑ، موجیں مارتے ہوئے دریا، ہرے بھرے جنگل کس نے پیدا کیے؟ خود اپنے اوپر غور کرو، تم کیسے پیدا ہوئے؟ تمہارے اندر سوچنے سمجھنے کی، لکھنے پڑھنے کی، نئی نئی چیزیں بنانے کی، نئی نئی باتیں نکالنے کی طاقت کہاں سے آئی؟

ہمارے حضرت ﷺ پر جو آیتیں سب سے پہلے اتریں، ان میں یہی بتایا گیا ہے کہ یہ مانو کہ اللہ ہی سارے جہاں کا مالک ہے۔

۶۰ــ تمام مخلوق کا پیدا کرنے والا اللہ ہے، انسان میں جو کچھ طاقتیں ہیں، ان کو بخشنے والا اللہ ہے، اللہ کا حکم مانو!

جو کچھ اس نے بتایا ہے اس کو سمجھو، اس کو یاد کرو، اس کو پڑھو، جس طرح تم قلم سے اپنے دل کی بات کاغذ پر لکھ دیتے ہو، اللہ تعالیٰ اپنے احکام نبی کے ذریعہ انسانوں کو بتا دیتا ہے۔

دیکھو! لکھنے والا اور قلم ایک نہیں ہوتا، ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے، قلم اور کاغذ ایک نہیں ہوتا، ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے؛ لیکن جو کاغذ پر لکھا جاتا ہے وہ وہی ہوتا ہے جو لکھنے والا کا مطلب ہوتا ہے؛ ایسے ہی اللہ اور نبی ایک نہیں۔

اللہ اور رسول ایک نہیں، رسول اور قرآن ایک نہیں، نبی اور اللہ کی کتاب ایک نہیں، ان سب میں بہت بڑا فرق ہے؛ لیکن لکھا ہوا وہی ہے جو اللہ نے چاہا، قرآن وہی ہے جو اللہ نے اتارا، قرآن اللہ کا کلام ہے۔

۶۱ــ اب تم سمجھ گئے، اسلام کا پہلا سبق کیا ہے؟ اسلام کا پہلا سبق یہ ہے کہ اللہ کو مانو، اللہ کے رسول کو مانو، اللہ کی کتاب کو مانو۔

سوالات:

- ایک انسان کو سب سے پہلے کیا سوچنا چاہئے؟
- زمین، آسمان، چاند، سورج، دریا، اور پہاڑوں کو دیکھ کر تم کیا سمجھے ہو؟
- اپنے اوپر اور خدا کی مخلوق پر کیوں غور کرنا چاہئے، اور کیا نتیجہ نکالنا چاہئے؟
- اللہ تعالیٰ اپنے احکام بندوں تک کس طرح پہنچاتا ہے؟
- اللہ نبی، اور قرآن کا فرق کوئی مثال دے کر سمجھاؤ؟

سبق کی تعلیمی مدت ۳/ یوم	[illegible]	وقت ۲۰/ منٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق:۲۲

تبلیغ

۶۹

الفاظ و معانی: تبلیغ: (احکام شریعت دوسروں تک پہنچانا) شریک: (ساتھی، رفیق) خاص: (قریبی) کارخانہ: (کام کرنے کی جگہ) احباب: (دوست)

رسول اللہ ﷺ نے اسلام کا پہلا سبق لوگوں کو سمجھانا شروع کیا۔

وہ پانچ آدمی جو ہمارے حضرت ﷺ کی زندگی کے شریک تھے اور آپ کی اچھی باتوں کو اور اچھی عادتوں کو رات دن آزماتے تھے، وہ اتنی بات تو پہلے ہی سے مانتے تھے، کہ اس تمام دنیا کا پیدا کرنے والا اللہ ہے، جب حضرت ﷺ نے غارِ حراء کا واقعہ سنایا تو وہ بھی مان گئے کہ ہمارے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی ہیں، اب یہ سب اللہ کو یاد کرنے لگے، صبح شام اللہ کا نام لینے لگے، انھوں نے اپنے دوسرے ساتھیوں کو بھی سمجھانا شروع کیا۔

۷۰ انھوں نے سوچا کہ یہ باتیں بہت اچھی ہیں، یہ باتیں انسانوں کے فائدہ کی ہیں، ان باتوں کا فائدہ اپنے دوستوں کو ضرور پہنچنا چاہیے۔

خیر خواہی یہی ہے کہ جو چیز آپ کے پاس ہو وہ دوسروں کو بھی دو ، جو اچھی بات تمہیں معلوم ہو وہ دوسروں کو بھی بتاؤ ، اس طرح ان سب سے پہلے اسلام لانے والوں کے خاص خاص دوست بھی اسلام لاتے رہے ، یعنی یہ مانتے رہے کہ پیدا کرنے والا اللہ ہے ، حضرت محمد ﷺ اللہ کے نبی ہیں ، جو کچھ آپؐ بتاتے ہیں ؛ سچ ہے۔

اس طرح قریب قریب دو برس تک چپکے چپکے یہ سلسلہ چلتا رہا ، مکہ والوں نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی ، کیونکہ مکہ والے بھی یہ مانتے تھے کہ زمین ، آسمان اور اس کی ساری مخلوق کا پیدا کرنے والا " اللہ " ہے۔

وہ لوگ بہت تھوڑے تھے جو اللہ کو نہیں مانتے تھے ، اور سمجھتے تھے کہ دنیا کا یہ کارخانہ یوں ہی پیدا ہو گیا ؛ اس کا پیدا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

نتیجہ:

دیکھو ! انسانوں کی بھلائی ، سب کی خیر خواہی مسلمان کا پہلا فرض ہے۔
ایک مسلمان اپنے مذہب کو بہت بڑی نعمت اور بہت بڑی دولت سمجھتا ہے۔
مسلمان یہ چاہتا ہے کہ اس دولت سے اس کے دوست احباب محروم نہ رہیں ، وہ بھی اس دولت سے اپنے دامن بھریں ، وہ پوری محبت اور پوری خیر خواہی کے ساتھ اپنے دوستوں کو اسلام کی باتیں سمجھاتا ہے ، ہمارے حضرتؐ اور آپؐ کے ساتھیوں نے یہی راستہ اختیار کیا ، اور اسی صورت سے اسلام پھیلا ، اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا ، ہمارے حضرت ﷺ یا آپؐ کے چار پانچ ساتھی اگر تلوار سے کام لیتے تو مکہ والے مسلمان تو کیا ہوتے پہلے ہی وار میں ان سب کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیتے۔

سوالات:

- اسلام کیسے پھیلا؟
- اگر تلوار سے کام لیا جاتا تو کیا اسلام پھیل سکتا تھا؟
- پہلے دوسال میں ہمارے حضرت ﷺ نے کس طرح تبلیغ کی؟
- پہلے دوسال میں مکہ والوں نے زیادہ مخالفت کیوں نہیں کی؟

سبق کی تعلیمی مدت ۳؍یوم		وقت ۲۰؍منٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق: ۲۳
پہاڑی کا واعظ
اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تعلیم

۲ ے

الفاظ و معانی : وعظ : (مذہبی باتوں کا بیان، جس سے دلوں میں نرمی پیدا ہو) تعلیم: (سکھانا ، بتانا) تقریباً: (قریب قریب) بعد: (آخر ، پیچھے) نازل: (اترنے والا) شریک: (دوست، ساتھی) حرام: (خلاف شرع، ناجائز، گناہ) دوزخ: (جہنم) صفا: (مکہ کی ایک پہاڑی) فوج: (لشکر، گروہ، بھیڑ) لشکر: (فوج، ہجوم) غضب: (قہر، غصہ) نفرت: (ناپسندیدگی) نجات: (چھٹکارا، رہائی) خفا: (ناراض) ادب: (احترام، تہذیب) ابولہب: (حضور کا ایک چچا، جو اسلام کا بدترین دشمن تھا) قہر: (غضب، جوش)

تقریباً دو سال بعد اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہوا: "اپنے کنبہ برادری کے لوگوں کو سمجھاؤ کہ اللہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کا کوئی سا جھی نہیں، اللہ کے سوا کسی کی پوجا کرنا شرک ہے، شرک حرام ہے"۔

شرک سب سے بڑا گناہ ہے، شرک کی سزا بہت سخت ہے، شرک کرنے والا مرنے کے بعد دوزخ میں جائے گا، ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا، دوزخ کے انگارے پہاڑوں کی چٹانوں جیسے ہیں، وہ ہمیشہ دہکتے رہتے ہیں، کبھی نہیں بجھتے، دوزخ میں بڑے بڑے اژدھے ہیں، بڑے بڑے سانپ، بڑے بڑے بچھو ہیں۔

۳۔ شرک کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں جلے گا، انگاروں پر لوٹے گا، بچھو اس کو کاٹیں گے، اژدھے اس کو ڈسیں گے، وہ موت موت پکارے گا، مگر وہاں اس کو موت بھی نہیں آئے گی۔

ہمارے حضرت ﷺ صفا پہاڑی پر چڑھے، یہ چھوٹی سی پہاڑی خانہ کعبہ کے قریب ہی ہے۔

آپ ﷺ نے اس پہاڑی پر چڑھ کر اپنی برادری کو پکارا، جب آدمی آ گئے، تو فرمایا: اگر میں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک فوج ہے جو ابھی ابھی تم پر حملہ کرنے والی ہے، تو تم سچ جانو گے یا جھوٹ؟

سب بولے سچ جانیں گے؛ کیوں کہ آپؐ سچے ہیں، آپؐ کو ہمیشہ سچ ہی بولتے دیکھا ہے۔

۴۔ ہمارے حضرت ﷺ نے فرمایا: دیکھو! میں بتاتا ہوں کہ "موت کا لشکر تمہارے پیچھے ہے، میں تم کو خدا کے غضب سے ڈراتا ہوں، میں سچ کہتا ہوں اللہ ایک ہے، اس کا کوئی ساجھی نہیں، میں اس کا نبی ہوں، تم بھی اقرار کرو بتوں کی پوجا چھوڑ دو، ایک اللہ کی پوجا کرو، اس کا حکم مانو، بری باتوں سے نفرت کرو، نجات پالو گے"۔

برادری کے لوگوں نے یہ باتیں سنیں تو خفا ہو گئے، وہ بہت سی مورتیوں کی پوجا کیا کرتے تھے، انہوں نے "کعبہ" میں بہت سے بت رکھ رکھے تھے، وہ پجاریوں کی طرح ان کا چڑھاوا لیتے تھے، ان بتوں کے نام پر لوگ ان کا ادب کرتے تھے، یہ لوگ "مکہ" کے مہنت بنے ہوئے تھے، یہ ان بتوں کو کیسے چھوڑ سکتے تھے، اس لئے سب بھڑک اٹھے۔

۵۔ ہمارے حضرتؐ کے ایک چچا کا نام "ابولہب" تھا، وہ زور سے چلّایا، اس نے کہا "محمد" تیرا ناس ہو، تو نے اس واسطے ہمیں بلایا ہے۔ (معاذ اللہ)

لیکن خدا کے قہر نے پکارا: "ابولہب" تیرا ہی ناس ہو گا، آخر کار سب اٹھ کر چلے گئے۔

نتیجہ:

دیکھو! صرف خدا کو ماننے سے مسلمان نہیں ہوتا؛ بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ خدا کا کوئی ساجھی اور شریک نہ مانے، جس کو دوسرے لوگ خدا کا شریک مانتے ہیں ان کا انکار کرے۔

دیکھو! تمہارا فرض ہے کہ حق بات کہو، اگر چہ دوست دشمن بن جائیں، خدا لگتی کہو، اگر چہ اپنے پرائے ہو جائیں، دنیا کی مصیبت چند روز ہے، اور آخرت کا عذاب بہت سخت ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

سوالات:

- ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑی پر کیا وعظ فرمایا؟
- کوہ صفا کیا ہے، اور کہاں ہے؟
- ہمارے حضرتؐ نے خدا کا پیغام سب سے پہلے کن لوگوں کو پہنچایا؟
- خدا کے پیغام سے مکہ کے مشرک کیوں بھڑک اٹھے؟
- شرک کے کیا معنی ہیں؟
- دوزخ کیا ہے؟
- دوزخ میں موت آئے گی یا نہیں؟
- مسلمان کے لئے خدا کو ماننے کے ساتھ اور کیا ماننا ضروری ہے،

سبق کی تعلیمی مدت ۳ / یوم		وقت ۲۰ / منٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق: ۲۴

خدا کے راستہ میں تکلیفیں اور مصیبتیں

الفاظ و معانی: شیدائی: (فریفتہ) مخالفت: (دشمنی) ذرہ: (ریزہ) گستاخی: (بے ادبی، شرارت) سجدہ: (خدا کے آگے سر جھکانا) غلاظت: (کوڑا کرکٹ، گندگی، نجاست) محبوب: (منظورِ نظر، پیارا) شہید: (مقتول، اللہ کی راہ میں قربان ہونے والا) منصوبہ: (تدبیر، تجویز)

پہاڑی کا وعظ ایک سچی پکار تھی، سچوں نے اس کی قدر کی؛ لیکن جو لوگ جھوٹے جھوٹے دیوتاؤں کے پجاری تھے، جو جھوٹی رسموں، جھوٹے رِواجوں کے شیدائی تھے، جو اِن جھوٹی باتوں سے اپنا سکہ جمائے ہوئے تھے، مکہ کے مہنت اور سارے عرب کے لیڈر بنے ہوئے تھے، اور اس لیڈری سے سارے مکہ؛ بلکہ سارے عرب پر چھائے ہوئے تھے، وہ سب ہمارے حضرت ﷺ کے اور حضرت ﷺ کے مٹھی بھر ساتھیوں کے دشمن بن ہو گئے، یعنی سارا عرب مخالف ہو گیا۔

۱ مکہ کا بچہ بچہ دشمن ہو گیا، ذرّہ ذرّہ خون کا پیاسا ہو گیا، گلی کوچوں میں چلنا پھرنا مشکل ہو گیا، طرح طرح کی تکلیفیں ہمارے حضرتؐ کو اور حضرتؐ

کے ساتھیوں کو پہنچانے لگے، کبھی راستہ میں کانٹے بچھا دیتے، کبھی کوٹھوں کے اوپر سے کوڑے کرکٹ کے ٹوکرے الٹ دیتے، کبھی مار پیٹ کی گستاخیاں کرتے، اور آپ کے سارے کپڑے خون میں تر ہو جاتے، سارا بدن لہولہان ہو جاتا۔

وہی کعبہ جس کو عرب "خدا کا گھر" سمجھتے تھے، خدا کی ساری مخلوق کے لئے امن کی جگہ سمجھتے تھے، جہاں جانوروں کو ستانا بہت بڑا پاپ جانتے تھے، جب ہمارے حضرت ﷺ وہاں نماز پڑھنے جاتے، اللہ کو یاد کرنے جاتے، تو آپ کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائی جاتیں۔

۹۔ جب اللہ کا سب سے زیادہ پاک اور اللہ کا پیارا بندہ اپنے اللہ کے سامنے سجدہ کرتا تو کبھی گردن میں کپڑا ڈال کر کھینچا جاتا، جس سے گلا گھٹنے لگتا، آنکھیں باہر کو آنے لگتیں۔

کبھی سر پر اونٹ کی اوجھ رکھ دی جاتی، جس میں منوں غلاظت ہوتی، کبھی اس پاک سر کو کچلنے کی کوشش کی جاتی؛ جو خدا کے گھر میں، خدا کے سامنے زمین پر رکھا ہوا تھا۔

کبھی خدا کے اس پاک اور محبوب بندے کو شہید کر دینے کے منصوبے کئے جاتے، کعبہ شریف کے پاس ایک دفعہ ہمارے حضرت کو گھیر لیا، سب طرف سے لوگ ہمارے حضرت ﷺ پر ٹوٹ پڑے، حارث بن ابی ہالہ (حضرت خدیجہؓ کے لڑکے) گھر میں تھے، ان کو خبر ہوئی، دوڑے آئے اور ہمارے حضرت کو بچانا چاہا؛ لیکن ہر طرف سے ان پر تلواریں پڑیں اور وہ شہید ہو گئے۔ [۱]

[۱] اصابہ فی احوال الصحابہ" ذکر حارث بن ابی ہالہ، بحوالہ: سیرۃ النبی جلد اول۔

۱۰ مسلمانو!

اللہ کے پیارے نبی محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے سبق حاصل کرو ، دین کے لئے مصیبتیں اٹھانی سیکھو!

ایمان کے لئے اذیتیں سہنی سیکھو۔

سچائی کے لئے قربان ہونا سیکھو۔

سچوں کے لئے مرنا سیکھو۔

اللہ کے لئے شہید ہونا سیکھو۔

سوالات:

- عرب کے سارے لوگ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں کے کیوں مخالف ہو گئے؟
- حضرت حارث بن ہالہ کون تھے؟
- حضرت حارث بن ابی ہالہ کہاں شہید ہوئے؟
- کیوں شہید ہوئے؟

سبق کی تعلیمی مدت ۴ر یوم		وقت ۲۰ر منٹ	دستخط معلم:	تاریخ:

سبق: ۲۵ دین و ایمان کی آزمائش

حضرتؐ کے ساتھیوں پر مصیبتیں

۱

الفاظ و معانی: غریب: (مفلس، نادار) داغ: (نشان، دھبّا) داغنا: (گرم لوہے سے نشان لگانا) حرکت: (گردش، ہلنا) جنبش: (ہلنا، جلنا) اَحد: (اکیلا) اعلان: (مشہور کرنا) درندگی: (وحشی پن) ناکام: (نامراد، کامیاب نہ ہونا) وجہ: (سبب) ہمسفر: (ہم رتبہ، برابر) راحت: (آرام، چین و سکون)

جب ٹھیک دو پہر کا وقت ہوتا تو کفارِ مکہ غریب مسلمانوں کو پکڑتے، عرب کی تیز دھوپ، ریتیلی اور پتھریلی زمین کو دو پہر کے وقت جلتا توا بنا دیتی ہے، وہ ان غریبوں کو اس توے پر لٹاتے، چھاتی پر بھاری پتھر رکھ دیتے کہ کروٹ نہ بدلنے پائیں، بدن پر گرم ریت بچھا دیتے، لوہے کو آگ پر گرم کر کے اس سے داغتے، کسی کو پانی میں ڈبکیاں دیتے۔

۱۰ حضرت خبابؓ مسلمان ہوئے؛ تو اسلام کے دشمنوں نے زمین پر انگارے بچھائے اور حضرت خبابؓ کو ننگا کر کے ان ان انگاروں پر چت لٹا دیا، ایک شخص چھاتی پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہو گیا کہ حرکت

نہ کرسکیں؛ یہاں تک تک کہ انگارے پیٹھ کے نیچے پڑے پڑے پسینہ سے ٹھنڈے ہوگئے، ان انگاروں کے داغ حضرت خبابؓ کی کمر پر آخر عمر تک رہے۔

حضرت بلالؓ کو ٹھیک دوپہر کے وقت جلتے ریت پر لٹایا جاتا، اور پتھر کی چٹان ان کے سینہ پر رکھ دی جاتی کہ جنبش نہ کرنے پائیں اور جب اس سے کام نہ چلا تو حضرت بلالؓ کے گلے میں رسی باندھی گئی اور لونڈوں کے حوالے کر دئے گئے، وہ ان کو شہر کے اس سرے سے دوسرے سرے تک گھسیٹتے پھرتے؛ لیکن حضرت بلالؓ کی ایک ہی رٹ تھی، ''اَحد۔اَحد'' یعنی اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے۔

۱۳ حضرت عمارؓ کو جلتی ہوئی زمین پر لٹادیا جاتا، اور اس قدر مارا جاتا کہ بے ہوش ہو جاتے ان کے والد اور والدہ کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جاتا۔

حضرت سمیہؓ حضرت عمارؓ کی والدہ تھیں، ابو جہل نے اسلام لانے کے جرم میں حضرت سمیہؓ کے بدن کے نازک حصہ میں برچھی ماری، جس سے حضرت سمیہؓ شہید ہوگئیں۔ حضرت یاسرؓ حضرت عمارؓ

کے والد تھے، یہ کافروں کے ہاتھ سے اذیتیں سہتے سہتے شہید ہو گئے۔
حضرت صہیبؓ حضرت عمارؓ کے دوست تھے، دونوں ساتھ ہی اسلام لائے تھے، ان کو بھی ایسی ہی اذیتیں دی جاتی تھیں۔ حضرت عثمانؓ جب اسلام لائے تو دوسروں نے نہیں؛ بلکہ خود ان کے چچا نے رسی سے باندھ کر خوب مارا۔

۱۴ حضرت ابوذرؓ نے جب اپنے اسلام کا اعلان کیا، تو قریش نے ان کو مارتے مارتے لٹا دیا۔

حضرت زبیرؓ مسلمان ہوئے، تو ان کے چچا ان کو چٹائی میں لپیٹ دیتے اور ان کی ناک میں دھواں دیتے تھے۔

اس قسم کے بہت سے ظلم ہیں، جن کا پورا بیان تم بڑی بڑی کتابوں میں پڑھ لوگے، مطلب یہ ہے کہ یہ تمام ظلم، یہ تمام بے دردی، اور یہ تمام درندگی، ناکام رہی اور ایک بھی مسلمان اسلام سے نہ ہٹا۔

۱۵ بات یہ ہے کہ جو مسلمان ہوتا تھا وہ کسی لالچ کی وجہ سے نہیں، کسی خوف کے سبب سے نہیں؛ بلکہ اس لئے کہ اس کو یقین ہو جاتا تھا کہ اسلام سچا مذہب ہے۔

اللہ ایک ہے، اس کا کوئی ساجھی نہیں، کوئی ہمسر نہیں اس کے کوئی بیٹا بیٹی نہیں، بیوی یا بھائی بند نہیں، وہ ایک ہے، ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گا، عبادت صرف اس کی کرنی ہے، اس کے سوا جس کی پوجا کی جائے وہ غلط ہے، جھوٹ ہے، بہتان ہے، سب سے بڑا ظلم ہے۔

۸۶ جو مسلمان ہوتا وہ اس بات کو پورے یقین سے جان لیتا کہ دنیا کی تمام مصیبتیں دوزخ کی آگ کے سامنے ہیچ ہیں، اس کو اللہ اور اس کے رسول سے اتنی محبت ہو جاتی اور وہ سچائی کا ایسا شیدائی بن جاتا کہ تمام تکلیفوں کو راحت سمجھتا، مصیبت کے کانٹوں کو پھولوں کی پنکھڑیاں جانتا۔

سبحان اللہ! اسلام بھی کیسا سچا اور پیارا مذہب ہے ان مصیبتوں کو دیکھتے ہوئے بھی اس کے چاہنے والے بڑھتے ہی رہے۔

۸۷ تم آرام اور راحت کے لئے نہیں پیدا کئے گئے، تم اس لئے پیدا کئے گئے ہو کہ اسلام کا بول بالا کرو، اللہ سے رشتہ جوڑو، انصاف اور سچائی کو پھیلاؤ اور بری باتوں کو دنیا سے ختم کرو، مسلمان ہونے کا یہ مقصود نہیں کہ دنیا میں عیش و آرام ملے گا، دولت یا عزت ملے گی مسلمان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انصاف اور سچائی کے راستہ پر عمل کرو، اپنی آخرت درست کرو، تم اگر انصاف اور سچائی کے راستہ پر عمل کروگے تو

دنیا کی عزت اور دولت بھی تمہارے قدم چومے گی، مگر پہلے سچائی کے ساتھ جینا سیکھو! انصاف کے لئے مرنا سیکھو! اللہ کے لئے قربان ہونا سیکھو۔

۸۱

سوالات:

- حضرت عمارؓ کے والد صاحب کا کیا نام تھا اور والدہ محترمہ کا کیا نام تھا؟
- حضرت عمارؓ کی والدہ کو کس طرح شہید کیا گیا؟
- حضرت عثمانؓ کو کس نے باندھ کر ایذاء پہنچائی؟
- صحابہ کرام جو سیکڑوں قسم کی اذیتیں سہتے تھے وہ اسلام سے کیوں نہیں ہٹتے تھے۔
- ان مصیبتوں کے دور میں اسلام گھٹا یا بڑھا؟
- اسلام نے کس طرح ترقی کی؟
- مسلمان کیوں پیدا کیا گیا؟
- مسلمانوں کی زندگی کا کیا مقصد ہے؟
- مسلمان کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے بڑھا ہوا کیوں ہے؟

سبق کی تعلیمی مدت ۳/ یوم	۱	وقت ۲۰/ منٹ	دستخط معلم:	تاریخ: